بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی للعہ

جلد ۷ | اے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان | رجسٹرڈ ایل ۲۰۰ بروز جمعرات | آگیا موعود عیسٰے مہدیٔ آخر زمان | نمبر ۱۱

۱۵ صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | مطابق ۱۹ ۔ مارچ ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | مینیجر میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

اسسٹنٹ محمد ظہور الدین اکمل

قیمت از معاونین ... قادیان میں ہے ... فی پرچہ ۲ ... قیمت از غرباء و طلبا و غیر مذاہب ... گورنمنٹ ... افریقہ ...

ہمارا مذہب

ہمنے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہین ہے۔ اسلئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہین ۔ کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہین جس طرح ہمارے بزرگ تھے ۔ ہمارے ہاتھ بجز دعا کے اور کیا ہے ۔ سو ہم دعا کرتے ہین ۔ کہ خدا تعالےٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اوس کے دشمن کو ذلت کے ساتھ پسپا کرے خدا تعالےٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے ۔ جیسا کہ اوس کا شکر کرنا ۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کرین یا کوئی شر اپنے ارادہ مین رکھین تو ہم نے خدا تعالےٰ کا شکر ادا نہین کیا کیونکہ خدا تعالےٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالےٰ اپنے بندون کو بطور نعمت کے عطا کرے ۔ درحقیقت یہ دونون ایک ہی چیز ہین ۔ اور ایک دوسری سے وابستہ ہین اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہین ۔ کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہین ؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جسکے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اوس سے جہاد کیسا مین سچ سچ کہتا ہون کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے سو میرا مذہب جسکو مین بار بار ظاہر کرتا ہون یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہین ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرین ۔ دوسری اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالمون کے ہاتھ سے اپنے سایہ مین ہمین پناہ دی ہو ۔ وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے ۔

خدا تعالیٰ نے ایک ابر رحمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کیلئے بھیجدیا ہے پھر کس قدر بدذاتی ہوگی کہ ہم اس نعمت کا شکر بجا نہ لاوین اس نعمت کی عظمت تو ہمارے دل اور جان اور رگ و جان مین منقوش ہے اور ہمارے بزرگ ہمیشہ اس راہ مین اپنی جان دینے کیلئے طیار رہے ۔ (مسیح موعودؑ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

فہرست مضامین

مدینۃ الامام

اس ہفتے کوئی الہام نہین - حضور کی صحت اچھی ہے

علامہ نور الدین علاوہ معمولی مشاغل کے ترجمہ قرآن مین مصروف - اور فاضل امروہی کے مراجعت از وطن کا انتظار ہے -

سید سرور نے د نعلم ما قوسوس بہ نفسہ پر ایک نامکمل خطبہ پڑہا - علامہ نور الدین نے التحیات کی تفسیر کی - جس مین بتایا کہ عبادت فرمان برداری اور تعظیم کا نام ہے - جب یہ تعظیم الفاظ کے ساتھہ ادا کی جائے اور اپنے مولا کی تعریف مدح ستائش کی جائے - تو اس کا نام ہے - تحیۃ - جسے قولی عبادت سے تعبیر کیا گیا ہے صلواۃ ان تعظیمات کا نام ہے - جن مین زبان - دل اور اعضاء سب کی شرکت لازمی ہے - یہ بدنی عبادت ہے - پھر اس سے جوش ترقی کرتا کرتا جب مال کے خرچ کرنے تک پہونچ جائے - تو وہ طیبات ملی عبادۃ ہے - پھر جس کے ذریعہ سے یہ پاک تعلیم پہونچی اوس کیلئے سلامتی اور خاص رحمتوں اور برکتوں کے نزول کی دعا ہے - کلمہ شہادت مین توحید کا اقرار اور اوس کی پوری حقیقت واضح کی گئی ہے - دنیا کے ادیوں کی ان کی قوموں نے پرستش کی اس لئے لا الہ الا اللہ کے ساتھہ محمد عبدہ و رسولہ ایزاد کیا گیا تا عبودیت محمدیہ کا ہر نماز مین اقرار ہوتا رہے - اور توحید کا سبق پختہ ہو - برکہ عربی مین تالاب کو کہتے ہین - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے چشمہ کی التجا کی گئی ہے جس سے اون کی اُمت کے تشنہ کام ہمیشہ سیراب ہوتے رہین چنانچہ اسی دعا کی قبولیت سے ہر صدی مین خدا سے وحی پانے والے لیستخلفنہم کے وعدے کے موافق آتے رہتے ہین -

تازہ ڈائری

۱۷ - مارچ ۱۹۰۸ء - فرمایا -

شیعہ کہتے ہین - قرآن مجید مین کچھہ کمی بیشی ہے اس اعتراض کی زد مین سب سے پہلے وہی آتے ہین - حضرت علی اسی لئے خلیفہ نہین ہوئے تہے کہ معاویہ کے ساتھہ جنگ کرین بلکہ اون کا فرض تہا کہ قرآن کی حفاظت کرین جو اصل الاصول دین ہے - پس وہ اپنی خلافت کے زمانے مین اصل قرآن کو شائع کر جاتے - کیا جس قرآن مجید کی اشاعت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہزاروں مخالف و موافق لوگون مین ہوتی رہی ہے اس مین کچھہ تغیر ممکن تہا یہ کیسی لغو بات ہے - پہر ہم پوچھتے ہین - کہ اہنی خلفاء کے پیچھے حضرت علی نماز بھی پڑہتے رہے اگر ان کے غاصب ظالم ہونے کا یقین تہا تو ایسا کیون کیا دیکھو ہمارے مرید ہین وہ دوسرون کے پیچھے نماز نہ پڑہین گے تو کیا حضرت علی اون سے بھی ایمانی حالت مین کمزور تہے جو تقیہ کرتے رہے خدا تعالے فرماتا ہے کہ اللہ کی زمین وسیع ہے ایسی بات ہو تو ہجرت کر جاؤ آپ نے یہ بھی نہ کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ خلفاء ثلاثہ کو اپنا مقتدا تسلیم کرتے تہے -

فرمایا - شر الفقراء من ھو علے باب الامراء یہ لوگ (اولیاء - انبیاء) اللہ تعالے سے بہتری پاتے ہین - پس انہین امراء کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے ان امراء ان کے بہت کچھہ محتاج ہین -

فرمایا - لوگ دین حق اختیار کر کے داعی الی اللہ پر احسان رکھتے ہین اللہ تعالے نے کہا یہ تو میرا احسان ہے کہ تمہین ہلاکت سے بچایا تم بجائے احسان نمائی کے نبی کا شکریہ ادا کرو -

انتخاب الاخبار

سرکل ٹورنیمنٹ امرتسر مین ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم فٹ بال مین جیتی - انعام مبارک -

رنگون کے ایک محرر عبد اللہ کو چار سو اونس کوکین برآمد ہونے پر تین ماہ سخت قید ۵۰ روپے جرمانہ ہُوا -

برما کے مقام منڈلے کی خبر وہان سخت زلزلہ کئی سکینڈ تک اس کے دھکے محسوس ہوتے رہے -

ریلوے سٹیشن کوٹ لکھپت پر جس ڈرائیور کی غفلت سے حادثہ ہوا تہا - چھہ ماہ قید سخت کا سزایاب ہُوا

بمبئی کی خبر کہ سر لارنس جنکنس صاحب چیف جسٹس کو گاڑی کی ٹکر سے پیشانی اور چہرہ پر چوٹین آئین -

لنڈن سے خبر آئی - کہ حضور ڈچی منٹو صاحبہ بخیریت تمام واپس پہونچ گئین -

لنڈن سے خبر آئی کہ کرکٹ کے ایک شوقین اور ماہر نے اس کھیل کا نیا طریق ایجاد کیا -

اس مین بجائے دو کے تین طرف وکٹین گاڑ کر کھیلنا ہوگا - بالکل عجیب ہے -

لنڈن کے قدیم شاعر شبلی کی تین یادداشت کی کتابین حال مین ۴۵ ہزار روپیہ نیلام کی گئی ہین -

تازہ رپورٹ سے معلوم ہُوا کہ ۱۹۰۷ء مین تمام ہندوستان مین ۴۵ لاکہہ آدمی فوت ہوئے - وجہ بخار

ندوۃ العلماء کے دار العلوم کی عمارت کے لئے بیگم صاحبہ بہوپال نے پچاس ہزار روپیہ دیا -

نواب بیگم صاحبہ بہوپال کی دادی ہین - اس عطیہ سے عربی تعلیم کو ترقی دین گے - لکھنؤ مین -

دہلی کے خزانہ مین دو ہزار پونڈ کی دو تھیلیان گم ہو گئین - مالیتی تیس ہزار روپیہ -

چوری کے شبہ مین ایک چور پکڑا گیا جس نے نوکری چھوڑ دی تہی - عند التلاشی ۲۳ ہزار نقد برآمد ہُوا

لنڈن سے خبر آئی کہ ہمارے حضور شاہ قیصرہ بنات خود ایک خط قیصر جرمن کو لکھا ہے -

لنڈن سے خبر آئی - کہ سر ایڈورڈ گرے نے تمام غیر طاقتون کی خدمت مین ایک تجویز ارسال کی ہے -

ایک موٹر کار کی ٹکر سے ایک پولیس مین اور دو آدمی مر گئے اور علاوہ اس کے ۱۴ - آدمی زخمی ہوئے -

دار الامان کے حالات آج سے اٹھ سال پہلے

معزز ناظرین! یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (ایڈیٹر بدر) اپنے محبوب کے عشق میں سرگردان تھا وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بے تابی سے ادہر ادہر پھرتا اور آخر پھر اس میں آکر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے وہ اس بچہ کی مانند تھا۔ جو بدر کامل کو دیکھ کر ہمک ہمک اوپر اٹھتا اور اس تک پہونچنے میں مقدور بہر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ بھی کیا ہی پُرلذت زمانہ تھا۔ جب ہمارا دوست جب کوئی موقعہ پاتا تو دیوانہ وار اٹھ دوڑتا نہ رات دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ سمندر میں آکر مل گیا یا یوں کہئے کہ جس لڑی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔ اس پچھلے زمانے کی باتیں بہت پیاری لگتی ہیں اور پھر اس پر نظر کرنے سے خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ پیر برکت علی صاحب کی عنایت سے مجھے ایک پرانا مسودہ مل گیا ہے جو آج پیشکش کیا جاتا ہے ناظرین مطلع ہیں کہ سب سے پہلے ڈائری لکھنے والا میرا صادق بھائی ہے۔ یہ مبارک رسم اسی پر صدق ہاتھوں سے پڑی ہے۔

مکرمی و مخدومی اخویم ڈاکٹر رحمت علی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالی کی رحمت اور برکت ہمیشہ آپکے ساتھ اور آپ کی جماعت افریقہ کے ساتھ ہو۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جس کو لگتی ہے وہی جانتا ہے اور دوسرا کیا جانے۔ امام پاک کے قدموں سے دوری کے سبب جو کچھ آپکے دل کا حال ہے اوس کو میں خوب سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ ایسی اشیاء کے اندازہ کیواسطے میرا دل ہی ایک پیمانہ ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی مضبوط ہو اور وہ ایسے صدموں کو کم فیل کرے اور کوئی میرے جیسا کمزور ہو اور وہ ذراسی بات پر سرگردان ہو جاوے مگر وہ شارٹ سائٹ کے چشموں کیطرح ہر ایک شارٹ سائیٹڈ دوسرے شارٹ سائیٹڈ کے چشمے کو دیکھتے ہی فوراً تاڑ جاتا ہے کہ بس اس بشر میں میرا ہی ساتھی ہے سو کیا ہوا کہ ہم آپسے جسمانی طور پر جدا ہیں اور میں آپ کی ملاقات اور زیارت سے کوئی دو ڈھائی ہفتہ نہیں ملا۔ پھر ہم اپنی دل میں ... اور اپنی ... احباب افریقہ کے خادمین کے قلوب کس جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک افریقہ نے ہمارے بہت سے عزیزوں کو ہم سے جدا کیا ہے اور آئے سال ہمارے جگر کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا اور ایسا ٹکڑا وہاں کھینچا جاتا ہے۔ کہ ہماری آنکھیں بھی اوس کے پیچھے پیچھے کھچی ہوئی افریقہ کو چلی جاتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ ہماری جماعت کی رونق اور میرا مخلص دوست میاں نبی بخش ہم سے افریقہ کی خاطر جُدا ہوا اور اب پھر ایک صدمہ کے اٹھانے کیواسطے ہمیں طیاری کر لینے کی صدا آگئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جرنیل عبد الرحمن خدا اوس کو اوس کے نام کی طرح عبد الرحمن بنائے ہم سے جدا ہونیوالا ہے۔ ہمارا دل اس مکرم دوست کے واسطے دردمند ہوتا ہے اور سچے دل سے اوس کیواسطے دعا کرتا ہے کہ خدا اوس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے حسنات اوسے عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ اس افریقہ کی خاطر ہمیں اور کس کس سے جدا ہونا پڑیگا شاید کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے افریقہ رکھا گیا تھا کہ یہ ہمارے لئے فراق کا موجب ہوا بارے فرق اور تفریق اور فراق اس کے نام اور اس کی نیچر میں پایا جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ میں کیا لکھنے بیٹھا تھا اور میں کدہر نکل گیا۔ مگر جب یہ بات درمیان میں آگئی ہے۔ تو میں اس بات کے کہے بغیر رک نہیں سکتا کہ ہماری جانیں قربان ہو جاویں اوس پیارے کے نام پر جو احمدؐ کا غلام پر ہمارا سید اور آقا ہے کہ اوس کی جوتیوں کے غلامی کی طفیل ہمارے سارے دکھ مبدل بہ راحت ہو گئے اور ہمارے سارے غم مبدل بہ خوشی ہو گئے ہمارا ملنا اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ اور ہمارا سفر اور ہمارا حضر سب دین کیلئے بن گیا اور ہم خدا کی محبت کے قلعہ میں ایسے آ گئے۔ کہ شیطان کا کوئی تیر ہم تک نہیں پہونچ سکتا کہ ہم کو ہم و غم میں ڈالے خیر تو گذشتہ دو دنوں کے واسطے مجھے توفیق عطا ہوئی تھی کہ میں تھوڑی دیر کے واسطے اوس پاک سرزمین کی آب و ہوا کے ذریعہ سے اپنی بیماریوں کے رفع کرنے کے لئے ... تو آج واپس آگیا ہوں سوچ کر جو میرے اس جانے کے سبب سے ... اپنے پیارے ... کی دعوت کروں تاکہ کسی کی دلی ... موجب ہو جائے لیکن انہی دنوں مکرمی مخدومی ... شاہ صاحب حامد کا ایک عنایت نامہ جو میرے نام آیا تھا اس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ دار الامان کے تازہ حالات سے کچھ ہمیں اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں ادن کی ملاقات کرتا ہوا آپکے پاس پہنچوں اور مجھے امید ہے کہ وہ اس عریضہ کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کی خدمت میں ارسال فرمائیں گے۔

تین سال کے اندر طاعون والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اوس کو لیکر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے اسٹیشن پر اُتر کر دار الامان کو روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ چراغ علی صاحب جو کہ شیخ حامد علی صاحب کے چچا ہیں نہائت مہربانی سے میرے ساتھ ہوئے اور میرا بوجھ اوٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور ہم دار الامان میں پہونچے۔ فالحمد للّٰہ علی ذلک۔ نماز فجر کیوقت حضور اقدس کی زیارت مسجد میں ہوئی۔ جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر آپنے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں نے سنایا۔ اور اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر ۹ بجے کے قریب سیر کیواسطے تشریف لائے۔ ملتے ہی فرمایا آپنے اس کام میں خوب ہمت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالی کی حکمت ہے کہ ہمنے انگریزی نہیں پڑھی۔ کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑھے ہوئے ہوتے تو اردو کی طرح اوس کے بھی دو چار صفحے ہر روز ہم لکھ دیا کرتے۔ مگر وہ خدا نے چاہا کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ آپ لوگوں کو بھی یہ ثواب دیا جاوے۔

میں نے عرض کی کہ یہ ہمت اور ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کا ہی ہے۔ فرمایا کہ ... کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو لوگ دوڑے ہوئے بادشاہ سلامت کے پاس پہونچے اور عرض کی کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر وہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کونسا وقت شکر گذاری کا ہے۔ کہ خانۂ خدا کو آگ لگ گئی ہے۔ اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ تو بادشاہ نے کہا

کہ مین مدت سے سوچتا تھا۔ اور آہ سرد بھرتا تھا۔ کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد بنا ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہونچتا ہے۔ کاش کوئی ایسی تجویز ہوتی کہ اس کار خیر مین کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چارون طرف سے مین اوس کو ایسا مکمل اور بےنقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا کہ اس مین میرا ثواب کس طرح ہو جاوے۔ سو آج خدا نے میرے واسطے حصول ثواب کی ایک راہ نکالدی۔ واللہ السمیع العلیم۔

پھر لیکھرام کے متعلق دیر تک باتین ہوتی رہین۔

فرمایا۔ اسلام پر حملہ کرنے مین اور مسلمانون کا بے جا ملزم ٹھہرانے مین آریون کے درمیان ایک طرح کی ترمورتی تھی۔ جن مین سے سب سے بڑھکر لیکھرام تھا اور اس کے بعد اندرمن اور الکھدھاری تھے۔

فرمایا کہ دیانند بھی تھا۔ مگر اوس کو ایسا موقع نہین ملا تھا اور نہ وہ اس طرح سے کتابین لکھتا تھا۔

فرمایا ان تینون نے اور خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیان حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی ہین۔ اللہ تعالی کا طریق ہے۔ کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اوس کے برخلاف حد سے بڑھکر چلایا اس واسطے خدا نے اوس کو چھری سے سزا دی۔

فرمایا لیکھرام کے معاملہ مین غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف دکھائی دیتا ہے۔

اس شخص کا شدھ ہونے کے لئے اوس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہان تک کہ اپنے گھر مین بلاتکلف اوسکو لیجانا۔ شام کیوقت دیگر ملاقاتیون کا چلا جانا اُن کا اکیلا رہ جانا عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ لیکھرام کا کتاب لکھتے لکھتے کھڑے ہو کر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے رکھنا اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے وقت دم تک اس کی زبان کو خدا نے ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش کے اور اس علم کے کہ ہم نے اوس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار ہی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اوس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا یہ سب خدا کے فعل مین جو ہیبت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہین۔

فرمایا۔ کہ لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تھا اور اس کے بعد ایسا پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ اذا ہلک کسری فلا کسری بعدہ اب اللہ تعالے نے زمین کو ویسے سے پاک رکھے گا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسےٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکھائے۔ جیسا کہ سوٹے سے رسّی کا بنانا یہ سب شبہ مین ڈالنے والی باتین ہین۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیان مداری لوگ کرتے ہین کہ انسان کی سمجھ مین ہرگز نہین آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسی ایسی کرتوت شعبدہ بازی کے دکھاتے ہین کہ مرا ہوا آدمی واپس آ جاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزین ثابت دکھائی دیتی ہین۔ جیسا کہ آئین اکبری مین بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگون کے سامنے چڑھ گیا اور اوپر سے اوس کے اعضاء ایک ایک ہو کر گرے اور اوس کی بیوی ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے پھر اتر آیا اور اوس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک وزیر پر شبہ کیا کہ اوس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اوس پر عاشق ہے اور پھر اس کی تلاشی کی اجازت بادشاہ سے لیکر اوسی کی بغل سے نکال لی۔

فرمایا۔ ایسی صورتون مین جو ہوا ہے اس کے اور کچھ بات باقی نہین رہتی ہے کہ انسان ایمان سے کام لے اور انبیاء کے کامون کو خدا کی طرف سے سمجھے اور شعبدہ بازون کے کامون کو دہوکا اور فریب خیال کرے اور اس طرح سے یہ معاملہ بہت نازک ہو جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت اور فصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہین سکتا۔ اور ایسا ہی معجزہ غیب کی خبرون اور پیشگوئیون کا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شعبدہ بازی مین استاد ہرگز ایسا کرنے کا دعوےٰ نہین کرتا اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تاکہ کسی شخص کو شعبدہ بازی کا عذر نہ رہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کھول کھول کر دکھائے ہین۔ جن مین کوئی شک و شبہ اپنا دخل نہین پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو آپ مروا ڈالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جھوٹ بات ہے۔ مگر ان لوگون کو یہ تو خیال کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع اور کعب کو کیون قتل کروایا تھا۔

فرمایا۔ ہماری پیشگوئیان سب اقتداری پیشگوئیان ہین اور یہ نشان ہے۔ کہ وہ اللہ تعالے کی طرف سے ہوتی ہین۔

فرمایا۔ لوگون کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس مین سوائے قافیہ بندی کے اور کچھ نہین ہوتا جیسے ایک عرب نے لکھا ہے۔ کہ ساخت الی دم دانا شدی جل مالکم۔ مین رودم کو روانہ ہوا اور مین ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تھا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہین۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے۔ کہ اس مین سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہین اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہین کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہین رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہین جا سکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہین۔

ایک شخص نے کسی صوفی گدی نشین کی تعریف کی کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اوس کو سمجھایا جاوے تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جاوے اور عرض کی کہ میرا اوس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خط اون کے نام لکھدین تو مین لے جاؤن اور امید ہے کہ اون کو فائدہ ہو۔ فرمایا۔ آپ دو چار دن اور یہان ٹھہرین۔ مین استغفار کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ خود بخود استقامت کے ساتھ کوئی بات دل مین ڈالدے تو مین اُنکو لکھدون۔

پھر فرمایا کہ جب تک ان لوگون کو استقامت حسن نیت کے ساتھ چند دن کی صحبت نصیب نہ ہو جاوے۔ تب تک مشکل ہے۔ چاہیئے کہ نیکی کے واسطے دل جوش مارے اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے دل ترسان ہو۔

اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگون کو اکثر یہ حجاب بھی ہوتا ہے۔ کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جاوین۔ فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ ایسے لوگ لا الٰہ الا اللہ کے قائل نہین ہوتے اور سچے دل سے اس کلمہ کو زبان سے نکالنے والے نہین ہوتے۔ فرمایا جب زید و بکر کا خوف درمیان مین ہے۔ تب تک لا الٰہ الا اللہ کا نقش دل مین نہین جم سکتا۔

فرمایا۔ یہ جرأت دین مسلمانون کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے

دارالامان کے حالات آج سے ڈیڑھ سال پہلے

معزز ناظرین! یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (ایڈیٹر بدر) اپنے محبوب کے عشق میں سرگردان تھا وہ اس پروانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بے تابی سے ادھر ادھر پھرتا اور آخر پھر اس میں آکر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے وہ اس بچہ کی مانند تھا۔ جو بدر کامل کو دیکھ کر ٹکٹکی لگا کر اوپر اُٹھتا اور اس تک پہونچنے میں مقدور بھر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ ہی کیا ہی پُرلذت زمانہ تھا۔ جب ہمارا دوست جب کوئی موقعہ پاتا تو دیوانہ وار اُٹھ دوڑتا نہ رات دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ سمندر میں آکر مل گیا یا یوں کہئے کہ جس لڑی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔ اس پچھلے زمانے کی باتیں بہت پیاری لگتی ہیں اور پھر اس پر تفکر کرنے سے خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ میر برکت علی صاحب کی عنایت سے مجھے ایک پرانا مسودہ مل گیا ہے جو آج پیشکش کیا جاتا ہے ناظرین مطلع رہیں کہ سب سے پہلے ڈائری لکھنے والا میرا صادق بھائی ہے۔ یہ مبارک رسم اسی پر صدق ہاتھوں سے پڑی ہے۔

مکرمی و مخدومی اخویم ڈاکٹر رحمت علی صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہمیشہ آپکے ساتھ اور آپ کی جماعت افریقہ کے ساتھ ہو۔ مثل مشہور ہے۔ کہ جس کو لگتی ہے وہی جانتا ہے اور دوسرا کیا جانے۔ امام پاک کے قدموں سے دوری کے سبب جو کچھ آپکے دل کا حال ہے اوس کو میں خوب سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ ایسی اشیاء کے اندازہ کیواسطے میرا دل بھی ایک پیمانہ ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی مضبوط ہو اور وہ ایسے صدموں کو کم فیل کرے اور کوئی میرے جیسا کمزور ہو اور وہ ذراسی بات پر سرگردان ہو جاوے مگر وہ شارٹ سائٹ کے چشموں کیطرح ہر ایک شارٹ سائیڈ دوسرے شارٹ سائیڈ کے چشمے کو دیکھتے ہی فوراً تاڑ جاتا ہے کہ یہی اس مرض میں میرا ہی ساتھی ہے سوکیا ہوا کہ ہم آپکے [illegible] ہیں اور میں آپ کی ملاقات اور زیارت سے کوئی دو ماہ سے زیادہ حصہ نہیں ملا۔ بہرحال دل ہی جانتا ہے [illegible] اور اپنے [illegible] بھائیوں کا اور احباب افریقہ کے مخلصین کے قلوب کس جوش میں بھرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک افریقہ نے ہمارے بہت سے عزیزوں کو ہم سے جدا کیا ہے اور آئے سال ہمارے جگر کا کوئی نہ کوئی ٹکڑا اور ایسا ٹکڑا وہاں کھینچا جاتا ہے۔ کہ ہماری آنکھیں بھی اوس کے پیچھے پیچھے کھچی ہوئی افریقہ کو چلی جاتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ ہماری جماعت کی رونق اور میرا مخلص دوست میاں نبی بخش ہم سے افریقہ کی خاطر جدا ہوا اور اب پھر ایک صدمہ کے اُٹھانے کیواسطے ہمیں طیاری کر لینے کی صدا دیگئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جرنیل عبد الرحمن خدا اوس کو اوس کے نام کی طرح عبد الرحمن بنائے ہم سے جدا ہونیوالا ہے بارہا دل اس مکرم دوست کے واسطے دردمند ہوتا ہے اور سچے دل سے اوس کیواسطے دعا نکلتی ہے کہ خدا اوس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے حسنات اوسے عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ابھی معلوم نہیں کہ اس افریقہ کی خاطر میں اور کس کس سے جدا ہونا پڑیگا شاید کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے افریقہ رکھا گیا تھا کہ یہ ہمارے لئے فراق کا موجب ہوا ہمارے فرق اور تفریق اور فراق اس کے نام اور اس کی ہجے میں پایا جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ میں کیا لکھنے بیٹھا تھا اور میں کدھر نکل گیا۔ مگر جب یہ بات درمیان میں آگئی ہے۔ تو میں اس بات کے کہے بغیر رک نہیں سکتا کہ ہماری جانیں قربان ہو جاویں اوس پیارے کے نام پر جو احمدؐ کا غلام ہے ہمارا سید اور آقا ہے کہ اوس کی جوتیوں کے غلامی کی طفیل ہمارے سارے دکھ مبدل بہ راحت ہو گئے اور ہمارے سارے غم مبدل بخوشی ہو گئے ہمارا ملنا اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ اور ہمارا سفر اور ہمارا حضر سب دین کیلئے بن گیا اور ہم خدا کی محبت کے قلعہ میں ایسے آ گئے۔ کہ شیطان کا کوئی تیر ہم تک نہیں پہونچ سکتا کہ ہم کو ہم و غم میں ڈالے خیر تو گذشتہ دو دنوں کے واسطے مجھے توفیق عطا ہوئی تھی کہ میں تھوڑی دیر کے واسطے اوس پاک سرزمین کی آب و ہوا کے ذریعہ سے اپنی بیماریوں کے دفعیت کے لئے سعی کروں۔ تو آج واپس آکر میں نے سوچ کر جو میرے اس جانے کے متعلق ہوں ان کے ساتھ اپنے پیارے رحمت علی کی دعوت کروں تاکہ کسی کی [illegible] تو جماعت کی [illegible] کا موجب ہو جائے

لیکن ابھی دونوں مکرمی مخدومی میاں معراج الدین صاحب عمر کا ایک عنایت نامہ جو میرے نام آیا تھا اس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ دارالامن کے تازہ حالات سے کچھ ہمیں اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں ان کی ملاقات کرتا ہوا آپکے پاس پہنچوں اور مجھے اُمید ہے کہ وہ اس عریضہ کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کی خدمت میں ارسال فرمائیں گے

تین سال کے اندر طاعون والی پیشگوئی کے اشتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اوس کو لیکر ہفتہ کی شام کو میں یہاں سے روانہ ہوا اور چھینہ کے اسٹیشن پر اُتر کر دارالامان کو روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ چراغ علی صاحب جو کہ شیخ حامد علی صاحب کے چچا ہیں نہائیت مہربانی سے میرے ساتھ ہو لئے اور میرا بوجھ اوٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور ہم دارالامان میں پہونچے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ نماز فجر کیوقت حضور اقدس کی زیارت نصیب ہوئی۔ جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر آپنے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے میں نے سنایا۔ اور اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر ۹ بجے کے قریب سیر کیواسطے تشریف لائے۔ ملتے ہی فرمایا آپنے اس کام میں خوب ہمت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہمنے انگریزی نہیں پڑھی۔ کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑھے ہوئے ہوتے تو اُردو کی طرح اوس کے بھی دو چار صفحے ہر روز ہم لکھدیا کرتے۔ مگر وہ خدا نے چاہا کہ جیسے آپ ہیں اور مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ آپ لوگوں کو ہی یہ ثواب دیا جاوے۔

میں نے عرض کی کہ یہ ہمت اور ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کا ہی ہے۔ فرمایا کہ سلطنت سکھ کے زمانہ میں مسجد شاہی کو آگ لگ گئی تو ایک بڑے بوڑھے بادشاہ سلامت کے پاس پہونچے اور عرض کی کہ مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر وہ فوراً سجدہ میں گرا اور شکر کیا۔ حاشیہ نشینوں نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کونسا وقت شکر گذاری کا ہے۔ کہ خانہ خدا کو آگ لگ گئی ہے اور مسلمانوں کے دلوں کو سخت صدمہ پہونچا ہے تو بادشاہ نے کہا

کہ میں مدت سے سوچتا تھا۔ اور اُداس ہو کر رہتا تھا۔ کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے ہزارہا مخلوقات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ کاش کوئی ایسی تجویز نہ ہوتی کہ اس کارِ خیر میں کوئی میرا بھی حصہ ہوتا لیکن چاروں طرف سے میں اس کو ایسا مکمل اور بے نقص دیکھتا تھا کہ مجھے کچھ سوجھ نہ سکتا کہ اس میں میرا ثواب کس طرح ہو جاوے۔ سو آج خدا نے میرے واسطے حصولِ ثواب کی ایک راہ نکال دی۔ واللہ السمیع العلیم۔

پھر لیکھرام کے متعلق دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔

فرمایا۔ اسلام پر حملہ کرنے میں اور مسلمانوں کا سب جا ملامت کرنے میں آریوں کے درمیان ایک طرح کی ترمورتی تھی جن میں سے سب سے بڑھ کر لیکھرام تھا اور اس کے چندر اندرمن اور الکھدھاری تھے۔

فرمایا کہ دیانند بھی تھا۔ مگر اوس کو ایسا موقع نہیں ملا کہ اور نہ وہ اس طرح سے کتابیں لکھتا تھا۔

فرمایا ان تینوں نے اور خصوصاً لیکھرام نے بڑی بے ادبیاں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے کہ جس راہ سے کوئی بدی کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ لیکھرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اوس کے برخلاف حد سے بڑھ کر چلایا اس واسطے خدا نے اوس کو چھری سے سزا دی۔

فرمایا۔ لیکھرام کے معاملہ میں غیب کا ہاتھ کام کرتا ہوا صاف دکھائی دیتا ہے۔

اس شخص کا شدھ ہونے کے لئے اوس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہاں تک کہ اپنے گھر میں بلا تکلف اوس کو لیجانا۔ شام کی وقت دیگر ملاقاتیوں کا چلا جانا ان کا اکیلا رہ جانا عین عید کے دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ لیکھرام کا لکھتے لکھتے کھڑے ہو کر انگڑائی لینا اور اپنے پیٹ کو سامنے رکھنا اور چھری کا وار کاری پڑنا۔ مرتے دم تک اس کی زبان کو خدا نے ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش کے اور اس علم کے کہ ہم نے اوس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک سیکنڈ کے واسطے اس شبہ کا اظہار بھی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اوس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا یہ سب خدا کے فعل ہیں جو بہت ناک طور پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہیں۔

فرمایا کہ لیکھرام بڑا ہی زبان دراز تھا اور اس کو بعد ایسا پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ اذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ اب اللہ تعالےٰ نے زمین کو ہمیشہ سے پاک رکھے گا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو نشانات حضرت موسےٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکھائے۔ جیسا کہ سونٹے سے رسی کا بنانا یہ سب شبہ میں ڈالنے والی باتیں ہیں۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شعبدہ بازیاں مداری لوگ کرتے ہیں کہ انسان کی سمجھ میں ہرگز نہیں آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسی ایسی کرتب شعبدہ بازی کے دکھاتے ہیں کہ مرا ہوا آدمی واپس آجاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزیں ثابت دکھائی دیتی ہیں۔ جیسا کہ آئین اکبری میں بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے کہ ایک شعبدہ باز آسمان پر لوگوں کے سامنے چڑھ گیا اور اوپر سے اوس کے اعضاء ایک ایک ہو کر گرے اور اوس کی بیوی ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے پھر اُتر آیا اور اوس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک وزیر پر شبہ کیا کہ اوس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اوس پر عاشق ہے اور پھر اس کی تلاشی کی اجازت بادشاہ سے لیکر اوسی کی بغل سے نکال لی۔

فرمایا۔ ایسی صورتوں میں شبہ پڑتا ہے اس کے کچھ بات باقی نہیں رہتی ہے کہ انسان ایمان سے کام لے اور انبیاء کے کاموں کو خدا کی طرف سے سمجھے اور شعبدہ بازوں کے کاموں کو دھوکا اور فریب خیال کرے اور اس طرح سے یہ معاملہ بہت نازک ہو جاتا ہے لیکن خدا تعالےٰ نے قرآن شریف کو جو معجزہ عطا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول تمدن کا ہے اور اس کی بلاغت اور فصاحت کا ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہیں سکتا۔ اور ایسا ہی معجزہ غیب کی خبروں اور پیشگوئیوں کا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شعبدہ باز بڑا استاد ہرگز ایسا کرنے کا دعوےٰ نہیں کرتا اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تاکہ کسی شخص کو شبہ شعبدہ بازی کا نہ رہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کھول کھول کر دکھائے ہیں جنہیں کوئی شک و شبہ اپنا دخل نہیں پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا کہ مرزا صاحب نے لیکھرام کو آپ مروا ڈالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جھوٹ بات ہے۔ مگر ان لوگوں کو یہ تو خیال کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع اور کعب کو کیسے قتل کروایا تھا۔

فرمایا۔ ہماری پیشگوئیاں سب اقتداری پیشگوئیاں ہیں اور یہ نشان ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتی ہیں۔

فرمایا۔ لوگوں کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس میں سوا سے قافیہ بندی کے اور کچھ نہیں ہوتا جیسے ایک نے لکھا ہے کہ ساخت الی روم دانا علی جمل ماثم۔ میں روم کو روانہ ہوا اور میں ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تھا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہیں۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے کہ اس میں سارے الفاظ ایسے موتی کی طرح پروئے گئے ہیں اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہیں کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں رکھا جا سکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلا نہیں جا سکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہیں۔

ایک شخص نے کسی صوفی گدی نشین کی تعریف کی کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اوس کو سمجھایا جاوے تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جاوے اور عرض کی کہ میرا اوس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خط اون کے نام لکھدیں تو میں لے جاؤں اور امید ہے کہ اون کو فائدہ ہو۔ فرمایا۔ آپ دو چار دن اور یہاں ٹھہریں۔ میں استغفار کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ خود بخود استقامت کے ساتھ کوئی بات دل میں ڈالدے تو میں اُنکو لکھدوں۔

پھر فرمایا کہ جب تک ان لوگوں کو استقامت حسن نیت کے ساتھ چند دن کی صحبت نصیب ہو جاوے۔ تب تک مشکل ہے۔ چاہیئے کہ نیکی کے واسطے دل جوش مارے اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے دل ترساں ہو۔

اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگوں کو اکثر یہ حجاب بھی ہوتا ہے کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جاویں۔ فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ایسے لوگ لا الٰہ الا اللہ کے قائل نہیں ہوتے اور سچے دل کر اس کلمہ کو زبان سے نکالنے والے نہیں ہوتے۔ فرمایا جب زید و بکر کا خوف درمیان میں ہے۔ تب تک لا الٰہ الا اللہ کا نقش دل میں نہیں جم سکتا۔

فرمایا۔ یہ جو رات دن مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے

کہ بغیر اس کے کوئی شجاعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب آدمی لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ تو تمام انسانوں اور چیزوں اور حاکموں اور افسروں اور دشمنوں اور دوستوں کی قوت اور طاقت ہیچ ہو کر انسان صرف اللہ کو دیکھتا ہے اور اس کے سواے سب اوس کی نظروں میں ہیچ ہو جاتے ہیں پس وہ شجاعت اور بہادری کے ساتھ کام کرتا ہے اور کوئی ڈرانے والا اوس کو ڈرا نہیں سکتا۔

فرمایا۔ فراست بھی ایک چیز ہے جیسا کہ اوس یہودی نے دیکھتے ہی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہدیا۔ کہ میں آپ میں نبوت کے نشان پاتا ہوں۔

اور ایسا ہی مباہلہ کے وقت عیسائی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ آئے کیونکہ اون کے ... نے اون کو کہدیا تھا۔ کہ میں ایسے منہ دیکھتا ہوں کہ اگر وہ کہیں پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے ٹل جا تو وہ ٹل جائیگا۔

فرمایا۔ اگر کسی کے باطن میں کوئی حصہ روحانیت کا ہے تو وہ مجھ کو قبول کریگا۔

فرمایا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک کتاب تعلیم کی لکھوں اور مولوی محمد علی صاحب اس کا ترجمہ کریں۔ اس کتاب کے تین حصے ہوں گے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالے کے حضور میں ہمارے کیا فرائض ہیں اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے کیا کیا حقوق ہم پر ہیں اور تیسرے یہ کہ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔

فرمایا۔ زمانہ نبوت تو نور علے نور تھا اور ایک آفتاب تھا لیکن اوس کے بعد کے اولیاؤں کے جو خوارق و کرامات بتلائے جاتے ہیں وہ اپنے ساتھ انکشاف نہیں رکھتے اور ان کی تاریخ کا صحیح پتہ نہیں لگ سکتا چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے کرامات اون سے دو سو سال بعد لکھے گئے اور علاوہ اس کے ان لوگوں کو ... مقابلہ دشمن کا نہیں ملا اور نہ اون کو ایسا فتنہ درپیش آیا جیسا کہ ہم کو۔

ایسی ہی باتوں پر سیر کا وقت ختم ہوا اور روحوں کو ایک تازگی حاصل ہوئی۔

اس کے بعد میں مولوی محمد علی صاحب کی اہلمل میں اشتہارات انگریزی کے بند کرنے اور ان پر ایڈریس لکھنے میں مصروف ہوا حضرت اقدس پھر ظہر کے وقت تشریف لائے مگر وہی حضرت رسول کریم کی مجلس کا نمونہ کہ جس طرح کی باتیں شروع ہو گئیں ہوتی رہیں۔ خانوں کی نفس پرستیوں اور علاوہ اس ... رسم کے متعلق گفتگو ہوتی رہی اور علما نے زمانہ پر افسوس ہوتا رہا اور مولوی برہان الدین صاحب نے ان بدیوں کے دور کرنے میں اپنے کارناموں کا تذکرہ کیا جن کو جماعت شوق سے سنتی رہی۔ اس کے بعد حضور اقدس نے ظہر و عصر کی نمازیں ہمارے ساتھ شامل ہو کے ادا کیں اور مغرب سے عشاء سے کے پڑھ چکنے تک باہر تشریف فرما رہے اور مغرب کے بعد آپ نے ایک مخلص کا ایک خط سنا اور دو اخبار سنیں ایک تو سیالکوٹ کی جنہیں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے اور اوس کو سن کر بہت محظوظ ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ لکھنے والے کا اجر قائم ہو گیا خصوصاً ڈاکٹر لوقا کے لفظ پر بہت خوش ہوئے اور اس کے ڈاکٹر ہونے کے متعلق زیادہ تحقیقات کرنے کے واسطے اس عاجز کو ارشاد صادر فرمایا۔ اور دوسرا اخبار ... آریوں کی حمایت پر ایک ایڈیٹوریل ہندو ایڈیٹر کا لکھا ہوا تھا۔ خاکسار یہ دونوں مضمون الحکم میں بھی نکل جائیں ... امید ہے کہ ... فرمائیں گے ہر دو قابل پڑھنے کے ہیں۔

اسی وقت حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی ایک نظم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھی جو کہ ... اپنے خط میں لکھی تھی اور اس کے ساتھ ایک عزیز کے واسطے دعا کے لئے التجا تھی۔ نظم کو سن کر حضرت اقدس بمعہ جماعت بہت خوش ہوئے اور حضرت نے فرمایا۔ کہ اس کو کہیں چھپوا دینا چاہیئے۔ لہذا وہ الحکم میں چھپنے کے لئے دیگئی امید ہے کہ آپ نے سے پڑھکر بہت خوش ہونگے اس کے دو تین شعر میں بھی آپ کو سنا دیتا ہوں۔

ڈنکا بجے جہان میں مسیح کے نام کا
خادم ہے دین پاک رسول انام کا
بنتا ہے قادیان میں زر دار احمدی
لنگر لگا ہوا ہے وہاں فیض عام کا
نور محمدی سے چمکتا ہے وہ مکان
کچھ رنگ ہی جدا ہے وہاں صبح و شام کا

عشاء کی نماز کے بعد حضور اقدس اندر تشریف لے گئے اور میں نے مولوی محمد علی صاحب کی اسسٹنس میں تھوڑی دیر اشتہاروں کا کام کر کے اونہیں کے زیر سایہ بیت السلام میں رات کاٹی۔

نماز فجر کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور نماز کے بعد اندر تشریف لے گئے اور اس کے بعد ۹ بجے کے قریب سیر کے واسطے تشریف لائے اور احباب ہمراہ ہو کر ساتھ ہو لئے دہی رات والے مضمون ڈاکٹر لوقا کا ذکر ہو رہا تھا۔ میاں الہ دیا صاحب لدھیانوی بھی اتفاقاً ساتھ تھے انہوں نے بھی تصدیق کی کہ لوقا ڈاکٹر تھا مگر یہ ثابت نہیں ہوتا تھا کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں تھا۔ اس کے واسطے زیادہ تحقیقات کیلئے میاں الہ دیا کو بھی ارشاد ہوا۔ اسی پر بہت دیر تک گفتگو ہوتی چلی گئی۔ حضرت نے فرمایا عربی میں لق چشمی کو بھی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ انگریزی میں لق چاٹنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا چشمی تک تو بات پہنچ گئی ہے۔ امید ہے کہ مرہم تک بھی بات نکل آوے۔ فرمایا کہ انگریزی کتابوں اور تاریخ کلیسا سے اوس کے حالات کے متعلق تحقیقات کرنی چاہیئے۔ یہ ایک نئی بات نکلی ہے۔

پھر فرمایا۔ کہ یہ کچھ مشکل امر نہیں ہے اگر ہم چاہیں تو لوقا پر توجہ کریں اور اس سے سب حال دریافت کریں مگر ہماری طبیعت اس امر سے کراہت کرتی ہے کہ ہم اللہ کے سوائے کسی اور کی طرف توجہ کریں۔ خدا تعالیٰ آپ ہمارے سب کام بناتا ہے پھر فرمایا کہ یہ لوگ جو کشف قبور لئے پھرتے ہیں یہ سب جھوٹ اور لغو اور بیہودہ باتیں ہیں اور شرک ہے ہمنے سنا ہے کہ اسطرف ایک شخص پھرتا ہے اور اوس کو بڑا دعویٰ کشف قبور کا ہے اگر اس کا علم سچا ہے۔ تو چاہیئے کہ وہ ہمارے پاس آوے اور ہم اس کو ایسی قبروں پر لیجائینگے جن سے ہم خوب واقف ہیں۔ مگر یہ سب بیہودہ باتیں ہیں اور ان کے پیچھے پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ سعید آدمی کو چاہیئے۔ کہ ایسے خیالات میں اپنے اوقات کو خراب نہ کرے۔ اور اس طریق کو اختیار کرے جو اللہ اور اس کے رسول اور اوس کے صحابہ نے اختیار کیا

اس کے بعد صاحبزادہ سراج الحق صاحب نے ایک اشتہار پڑھا جو کہ اون کے بھائی صاحب نے اپنے سلسلہ کے عرس کیواسطے مشتہر کر دیا ہے۔ اس میں ہر قسم کے کھانوں اور ہر قسم کے کھیل تماشوں اور نیچ رنگوں اور آتشبازیوں کا نقشہ بڑی مقفیٰ عبارت میں اور رنگین فقروں میں کھینچا ہوا تھا۔ اس پر گدی نشینوں کے حالت پر افسوس ہوتا رہا اور مولوی برہان الدین صاحب نے اپنے مشاہدہ کی چند گدیوں اور ان کی مجلسوں کا نقشہ کھینچکر احباب کو خوش کیا چونکہ اس میں سرود سے حظ اوٹھانے اور سرود سننے کا ذکر تھا اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان میں ایک ... حظ کا ہوتا ہے ... سرود سے حظ اوٹھاتا ہے اور اس سے نفس کو دھوکا لگتا ہے۔ کہ میں

اس مضمون سے سرور پار رہا ہوں مگر دراصل نفس کو صرف حظ وکار ہوتا ہے خواہ اس میں شیطان کی تعریف ہو یا خدا کی جب یہ لوگ اس میں گرفتار ہو کر فنا ہو جاتے ہیں تو ان کے واسطے شیطان کی تعریف یا خدا کی سب برابر ہو جاتے ہیں۔

اسیر آج کا سیر ختم ہوا لیکن کل کے سیر میں سے ایک بات رہ گئی تھی جسکا اب میں ذکر کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابھی ہمارے مخالفوں میں سے بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کا ہماری جماعت میں داخل ہونا مقدر ہے۔ وہ مخالفت کرتے ہیں پر فرشتے ان کو دیکھ کر ہنستے ہیں کہ تم بالآخر انہی لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے وہ ہماری مخفی جماعت ہے جو کہ ہمارے ساتھ ایک دن ملجائیگی۔

پھر کھانے کیوقت حضور اقدس تشریف لائے اور روٹی کھانے کے بعد حضور اقدس نے ایک تقریر فرمائی جو دلوں کے واسطے نور اور ہدایت کے حاصل کرنے کا موجب ہوئی جو کچھ اس میں سے میں ضبط کر سکا وہ سناتا ہوں۔ آپ توجہ سے سنیں اس زمانہ کے فتنہ و فساد کا ذکر تھا۔ فرمایا۔

ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ اس زمانہ کے درمیان جو فتنہ اسلام پر پڑا ہوا ہے اس کے دور کرنے میں کچھ حصہ لیوے بڑی بھاری بات یہی ہے کہ اس فتنہ کے دور کرنے میں ہر ایک حصہ لے اسوقت جو بدیاں اور گستاخیاں پھیلی ہوئی ہیں چاہیئے کہ اپنی تقریر اور علم کے ساتھ اور ہر ایک قوت کے ساتھ جو اسکو دی گئی ہے مخلصانہ کوشش کے ساتھ ان باتوں کو دنیا سے اٹھا دے اگر اسی دنیا میں کسی کو آرام اور لذت مل گئی تو کیا فائدہ اگر دنیا میں ہی اجر پا لیا تو کیا حاصل۔ عقبے کا ثواب لو جس کی انتہا نہیں ہر ایک کو خدا کی توحید و تفرید کے لئے ایسا جوش ہونا چاہیئے جیسا خود خدا کو اپنی توحید کا جوش ہے غور کرو کہ دنیا میں اس طرح کا مظلوم کہاں ملیگا۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کوئی گند اور گالی اور دشنام نہیں جو آپ کی طرف نہ پھینکی گئی ہو۔ کیا یہ وقت ہے کہ مسلمان خاموش ہو کر بیٹھ رہیں اگر اس وقت میں کوئی کھڑا نہیں ہوتا اور حق کی گواہی دے کر جھوٹے کا منہ بند نہیں کرتا اور جائز رکھتا ہے کہ کافر بے حیائی سے ہمارے نبی پر اتہام لگائے جائے اور لوگوں کو گمراہ کرتا جائے تو یاد رکھو کہ وہ بے شک بڑی بازپرس کے نیچے ہے۔ چاہیئے کہ جو کچھ علم اور واقفیت تم کو حاصل ہے وہ اس راہ میں خرچ کرو اور لوگوں کو اس مصیبت سے بچاؤ۔ حدیث سے ثابت ہے کہ اگر تم دجال کو نہ مارو تب بھی وہ تو مر ہی جائیگا۔ مثل مشہور ہے پھر کیسے راز والے

تیرہویں صدی سے یہ آفتیں شروع ہوئیں اور اب وقت قریب ہے کہ اس کا خاتمہ ہو جاوے ہر ایک کا فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے پوری کوشش کرے۔ نور اور روشنی لوگوں کو دکھائے۔

خدا کے نزدیک ولی اللہ اور صاحب برکات وہی ہے جسکو یہ جوش حاصل ہو جائے۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ نماز میں جو سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کہا جاتا ہے وہ بھی خدا کے جلال کے ظاہر ہونے کی تمنا ہے خدا کی ایسی عظمت ہو کہ اس کی نظیر نہ ہو۔ نماز میں تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے ہی علامت ظاہر ہوتی ہے کہ خدا نے ترغیب دی ہے کہ طبعاً جوش کے ساتھ اپنے کاموں سے اور اپنی کوششوں سے دکھاوے کہ اس کی عظمت کے برخلاف کوئی شے مجھ پر غالب نہیں آ سکتی۔ یہ بڑی عبادت ہے جو اس کی مرضی کے مطابق جوش رکھتے ہیں وہی موید کہلاتے ہیں اور وہی برکتیں پانے ہیں جو خدا کی عظمت اور جلال اور تقدیس کے واسطے جوش نہیں رکھتے ان کی نمازیں جھوٹی ہیں اور ان کے سجدے بیکار ہیں جب تک خدا کیلئے جوش نہ ہو یہ سجدے صرف منتر جنتر ٹھہریں گے جن کے ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے۔ یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ ذریعہ سے یہ بہشت کو لینا چاہتا ہے یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ خدا کو قربانی کے گوشت نہیں پہونچتے ایسے تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہونچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کیلئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے چلتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں جا سکتا جب تک کیفیت نہ ہو۔ انسان ترقی نہیں کر سکتا گویا خدا نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو۔ کوئی لذت نہیں دیگا ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے پر مومن نہیں بن سکتا جب تک ساری تمناؤں پر خدا کی عظمت کو مقدم نہ کر لے ولی قریب اور دوست کو کہتے ہیں جو دوست چاہتا ہے وہی یہ چاہتا ہے تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون۔

چاہیئے کہ یہ خدا کے لئے جوش رکھے۔ پھر یہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائیگا۔ خدا کے مقرب لوگوں میں سے ہو جائیگا۔ مردوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ

کے منہ میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے اسی طرح شقاوت کے وقت کوئی چیز اچھی ہو اندر نہیں جاتی یاد رکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبول نہیں جب تک کہ اللہ تعالےٰ کیلئے جوش نہ ہو ذاتی جوش نہ ہو جس کے ساتھ کوئی ملونی ذاتی فوائد اور منافع کی نہ ہو ایسا ہو کہ خود ہی بیجانے کہ یہ جوش میرے میں کیوں ہے بہت ضرورت ہے کہ ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں۔ مگر سوائے خدا کے ارادہ کے کچھ ہو نہیں سکتا اور جو لوگ اس طرح دینی خدمات میں مصروف ہوتے ہیں وہ یاد رکھیں۔ کہ وہ خدا پر کوئی احسان نہیں کرتے جیسا کہ ہر ایک فصل کے کاٹنے کا وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی مفاسد کے دور کرنے کا اب وقت آگیا ہے۔ تثلیث پرستی حد کو پہنچ گئی ہے۔ صادق کی توہین و گستاخی انتہا تک کی گئی ہے رسول اللہ کا قدر کبھی اور زنبور جتنا نہیں کیا گیا زنبور سے بھی آدمی ڈرتا ہے اور چیونٹی سے بھی اندیشہ کرتا ہے مگر حضرت رسول کریم کو برا کہنے میں کوئی نہیں جھجکا۔ کذبوا بآیتنا کے مصداق ہو رہے ہیں جتنا منہ ان کا کھل سکتا ہے انہوں نے کھولا اور منہ پھاڑ پھاڑ کر سب و شتم کیے اب وہ وقت واقعی آگیا ہے کہ خدا انکا تدارک کرے ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ وہ ایسے آدمی کو پیدا کرتا ہے جو اس کے عظمت و جلال کیلئے بہت ہی جوش رکھتا ہو باطنی مدد کا اس آدمی کو سہارا ہوتا ہے دراصل سب کچھ خدا تعالےٰ آپ کرتا ہے۔ مگر اس کا پیدا کرنا صرف ایک سنت کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ اب وقت آگیا ہے خدا نے عیسائیوں کو قرآن کریم میں نصیحت کی تھی کہ اپنے دین میں غلو نہ کریں پر انہوں نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا اور پہلے وہ صرف ضالین تھے پر اب مضلین بھی بن گئے خدا کے صحف قدرت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب بات حد سے گذر جاتی ہے تو آسمان پر طیاری کی جاتی ہے یہی اس کا نشان ہے کہ یہ طیاری کا وقت آگیا ہے یہی رسول مجدد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آوے ضرورت کیوقت آوے۔ لوگ قسم کھا کر کہیں کہ کیا یہ وقت نہیں کہ آسمان پر کوئی طیاری ہو۔ گو یاد رکھو یہ خدا سب کچھ آپ کرتا ہے ہم اور ہماری جماعت اگر سب کے سب حجروں میں بیٹھ جاویں تب بھی کام ہو جاویگا اور دجال کو زوال آویگا تلک الایام نداولہا اس کا کمال بتاتا ہے کہ اب اس کے زوال کا وقت ہے اس کا انقطاع ظاہر کرتا ہے کہ اب نیچا دیکھیگا۔ اسکی آبادی اس کی بربادی کا نشان ہے ہاں ٹھنڈی ہوا چلنے لگی ہے۔ خدا کے کام آہستگی کے ساتھ ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایڈیٹوریل

افکار ابکار

(نوشتہ اکمل آف گولیکی)

ایک صوفی بزرگ نے اذا الموؤدۃ سئلت کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ افکار ابکار بھی اس مین داخل ہین۔ ہر ایک مومن کو حسب استعداد فطری تنہائی مین کوئی نہ کوئی نکتہ سوجھتا ہے پس اگر وہ اسے ضائع کردے تو بای ذنب قتلت کا جواب وہ دہی ہوگا۔ اس لحاظ سے جو کچھ دل مین کبھی آیا اوس کا اظہار ضروری ہے۔ دنیا مین سب لوگ مع فرمین وہ اللہ کیطرف سے آئے اور اوسی کیطرف جارہے ہین۔ منہ المبدء و الیہ المعاد ہر ایک انسان آخرت کی طرف طوعاً و کرہاً حرکت کررہا ہے گو یہ حرکت نہ معلوم ہو۔ جیسے زمین کی حرکت مگر آثار سے ظاہر ہے کہ ایسا ضرور ہورہا ہے۔ اس سفر کے لئے لوگون نے اپنے اپنے مذاق یا حالات کے مطابق رستے اختیار کرلئے۔ بس انہین مذاہب کہئیے۔ مگر ان سب مین سے باآرام وہ ہین اور رہینگے اور وہی جلد منزل مقصود کو پہونچین گے۔ جنہون نے سیدھی راہ ان وہ شاہراہ اختیار کی جسمین کوئی خطر نہین اور جو خاص سرکاری انتظام سے بنوائی گئی ہے۔ بس اسی سیدھی صاف اور کھلی راہ کا نام ”سچا مذہب“ ہے۔ اس راہ مین میلون کے نشان لگے ہین دم لینے کے لئے سایہ دار درخت اور پانی پینے کے لئے کنوئین موجود۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اوٹھائین۔ روشنی کے لئے لالٹینین بھی ہین ہم دوسرے لفظون مین اونہین انبیاء خلفاء اور اولیاء اللہ اور ان کے نشانات کہہ سکتے ہین۔ وہ ہمین پتہ دیتے ہین کہ واقعی ہم سیدھی شاہراہ پر چل رہے ہین اور یہ بھی معلوم کرسکتے ہین کہ اب تک کتنا سفر کرچکے ہین۔ اور اب ہم کس مقام پر ہین۔ قرآن شریف کی ایک ایک آیت بمنزلہ اس نشان کے ہے جو سڑک پر آجکل لگے ہوتے ہین۔ ہم ان سے اپنے سفر اور اپنی حالتون کا اندازہ کرسکتے ہین۔ کہ ہم کہان ہین اور کدہر جارہے ہین۔ اور کہان تک آگئے ہین اور کتنا سفر باقی ہے۔ پہر جیسے عام رستون مین ڈاکے پڑتے ہین۔ ایسا ہی ذریت شیطانی اس منزل ہستی کے مسافرون پر حملے کرتی ہے اور انہین رستہ بہلا کر کسی جنگل مین مار دینے کی فکر مین رہتی ہے ہوشیار وہ ہین جو اس کے دہوکے مین نہ آئین۔ اور سیدھے اپنی راہ پہ چلے جاوین۔ راستہ کے وقت کئی مسافرون کو غیبی آوازین آتی ہین اور بعض کچہ دیکہہ بھی لیتے ہین جنہین جن یا بہوت سے تعبیر کرتے ہین۔ گو وہ ان کے خیالات ہی کی مجسم تصویر ہو یا کسی چڈ یا ڈاکو کی کارستانی ہو۔ ایسا ہی بعض شاہراہ سے الگ ہوکر چلنے والون کو غیبی آوازین آتی اور کشوف ہوتے ہین۔ مگر وہ متنبہ رہین۔ کہ یہ شیطانی دہوکے ہین شیطان انہین صراط مستقیم سے ہٹا کر بادیۂ ضلالت مین ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ پہر جیسے دنیا مین مسافرون کی چال اور ذریعۂ سفر مین فرق ہے ایسے ہی اس روحانی سڑک کا حال ہے۔ کوئی ریل پر کوئی موٹر کار پر کوئی بگھی پر کوئی گہوڑے پر۔ کوئی پاپیادہ کوئی لنگڑاتے ہوئے کوئی کسی کے کندہون پر سب اپنے اپنے وقت پر منزل مقصود تک پہونچ جائین گے۔ انہی مسافرون سے وہ حضرات بھی ہین۔ جو ایک جگہ پر بیٹھ جاتے ہین اور کاہلی و سستی سے آنکھین بند کرکے یہ سمجھتے ہین۔ کہ ہم وہان پہونچ گئے اور اسی خیال مین سرمست ہین۔ حالانکہ ایک قدم بھی آگے نہین چلے۔ ناظرین سمجھ گئے ہون گے۔ کہ میرا اشارہ ان آجکل کے فقراء کیطرف ہے جو کپڑا اوپر اوڑھ کر زانوون مین سر دے کر آنکھین بند کرلیتے ہین اور پہر سمجھتے ہین۔ کہ آج ہم عرش تک پہونچ گئے۔ آج ہماری منزل فلان مقام پر ہے آج فلان پر۔ حالانکہ ان کی عملی حالت یہ بتاتی ہے۔ کہ وہ ایک انچ بھی آگے نہین سرکے۔ کوئی کہتا ہے مین فنافی الرسول کی منزل پر ہون کوئی دعوے کرتا ہے۔ کہ مین فنافی اللہ مین ہون۔ لیکن بدعات مین گرفتاری اور دنیا پرستی صاف بتلاتی ہے۔ کہ وہ کولہو کے بیل کیطرح ایک ہی دائرہ مین گردش کررہے ہین۔

پل صراط کیا ہے یہی مذہب جو خدا کیطرف سے ہے اور جسے صراط مستقیم کہہ سکتے ہین آخرت مین متمثل ہو کر پلصراط بن جائیگا اس کے بال سے باریک ہونے مین یہ اشارہ ہے۔ کہ بڑا نازک مقام ہے۔ اگر ذرا بھی ادہر اودہر توجہ کی۔ تو فوراً ہاویہ مین گر پڑو گے۔ بازی گر کو آپنے دیکھا ہوگا کہ وہ بانس سے سینگ باندھ کر رستے پر کس خوبی سے چلتا ہے۔ اس کے نہ گرنے کا راز کیا ہے۔ وہ سر کو نہین ہلاتا۔ اس کی آنکھین ایک خاص نشان پر لگی رہتی ہین۔ کسی دوسرے کیطرف نہین دیکھتا۔ اسی طرح پر مومن مسلم دنیا مین اسی حبل اللہ کے ذریعہ سے سفر کرتا ہے۔ اگر وہ لغزش سے نیچے گر جانے سے بچنا چاہتا ہے۔ تو اوسے چاہئیے۔ کہ سر کو عبودیت الہی سے نہ ہٹائے۔ نفسانی ہوا کے تہپیڑے اور خود اوس کی اپنی کمزوری اسے ادہر ادہر حرکت دے اور وہ خود ہی اپنا مرکز قائم کرنے کے لئے ایسا کرے۔ مگر وہ اپنے سر تسلیم کو اپنی آنکھون کو نہ ہلائے نہ ہٹائے۔ غالباً اسی حالت کا نام ہے

ما زاغ البصر و ما طغی۔ جب انسان کا مقصود اوس کا مطلوب اس کا محبوب ایک اللہ ہوجاتا ہے۔ تو پہر وہ نہین گرتا۔

خود پسندی سیئات مین یہ خیال کسی پچھلے پرچہ مین ظاہر کرچکا ہون۔ کہ ہر ایک قوت جو خدا تعالے نے انسان کو دی ہے۔ حد مناسب تک اس کا استعمال برا نہین۔ اور ہر ایک ایسی طاقت مین جو بظاہر بری بھی سمجھی جاتی ہو۔ کوئی نہ کوئی صفت ضرور ہے۔ خود پسندی کو بہت مکروہ خیال کیا جاتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے۔ کہ اگر انسان مین یہ بات نہ ہوتی تو وہ کبھی کا غم سے ہلاک ہوگیا ہوتا۔ ہر ایک شخص اپنے تئین خوبصورت خیال کرتا ہے۔ اپنی رائے کو ایک خاص وقعت دیتا ہے اور اسے ایک وقت تک صحیح سمجھتا ہے۔ اگر یہ مادہ نہ ہو اور ایک بدصورت انسان اپنی بہونڈی شکل کا کماحقہ احساس کرسکے تو وہ اس غم سے ہلاک ہوجائے یہ دیکھ کر اللہ تعالے کی حکمت بالغہ کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ خود پسندی کو حد اعتدال تک استعمال کرنے کا نام ہم خود داری یا سیلف ریسپکٹ رکھین گے۔ جو ہر مومن مین ہونی چاہئیے۔

حسن کیا چیز ہے دنیا مین جنگون نے بھی بہت خون کرائے ہون گے۔ مگر اس حسن کے خیال نے بھی کم خونریزی نہین کی۔ مین پوچھتا ہون

کہ ظاہری حسن پر مرنیوالے "حسن" کو سمجھتے ہین ایک تو ہو رہے شاعرون کا معشوق ہے جسکی شکل اشعار کے لحاظ سے ایک زندہ دل نے بنائی تہی - تو وہ ایک بہوت نظر آتا تہا اور واقعی جس کے چہرے پر بجائے آبرون کے دو خنجر ن سنہ اور کمر ندارد ہو اور بال پاؤن سے بہی نیچے گر رہے - اسے ڈائن نہ کہین - تو اور کیا کہین پہر حسن کا معیار بہی کوئی نہین - ایک جگہ اگر سفید دانت خوبصورتی کی علامت ہین - تو دوسرے مقام پر انہین خوبصورتی کے لئے سیاہ کیا جاتا ہے کہین گورا رنگ دلربا ہے - تو دوسری جگہ سیاہ مسرت افزا ہے ایک حبشی کے مذاق کے مواقف موٹے ہونٹ ہی حسن کی روح ہین - غرضیکہ ہر ایک کا قبلۂ حسن جدا ہے جس کہا جاسکتا ہے - کہ جس حسن پر لوگ مرتے ہین وہ ایک دہوکا ہی چیز ہے - کیون نہ اس محبوب لم یزلی سے دل لگایا جائے - جسکا حسن بے مثال اور لازوال ہے -

---

وجعلوا القرآن عضین | قرآن مجید کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ایک

مطلب تو یہ ہے - کہ لیس کمثلہ شیٔ پر ایمان رکہتے ہوئے ساتھ ہی یہ بہی مانا جائے - کہ کوئی انسان بہی ایک حالت پر لایزال ولایحول - زندہ آسمان پر موجود ہو وہ عالم الغیب ہے - اور مردون کو زندہ کرنے والا - دوم یہ جو مین نے ایک کتب فروشی کی دوکان پر چند گہنٹے بیٹھ کر دیکہا یاسنا - ایک شخص آیا - جو ملّان تہا اس نے بغل سے ایک قرآن نکالا اور اوس کی قیمت پر جہگڑا شروع کیا - یہ ایک معمولی بات تہی - آخری فقرہ مشتری کے مونہہ سے نکلا - ابی یہ ہے ہی تو استقاطی قرآن یہ فقرہ سُن کر مین چونکا - دریافت پر معلوم ہوا کہ لوگ استقاط کرانے کے لئے اسی دکان سے قرآن مجید لے جاتے ہین - اور پہر ملّان لوگ آکر اسے نصف یا تہائی قیمت پر فروخت کر جاتے ہین اور ایسے قرآن کا نام استقاطی قرآن ہے - مسلمانون کی اس گری ہوئی حالت کو دیکہہ کر بہت دیر تک سر پکڑا لو رہا - کہ پہلے استقاط کو دیکہو جو سراسر دہوکہ ہے اور دہوکہ بہی کس سے اس علیم بذات الصدور سے - پہر یہ قرآن کی فروخت کا حال دیکہو - انا للہ وانا الیہ راجعون

قوم کا مذاق | پہر بیٹہے کئی گہنٹے قوم کا مذاق دریافت کرنے کے لئے کہ کیا

کہ کس قسم کی کتابین خریدتے ہین - بس ایک آیا - تو اوس نے کہا مجہے جم جم شاہ کا قصہ چاہیئے - دوسرا آیا - تو کہا کہ مجہے سوہنی مہینوال دے دو - تیسرا آیا تو کہا کہ بڈہی مائی کی مدح چاہیئے غرض پیر پرستی اور بیہودہ قصون اور کہانیون کی مانگ تہی - صرف دن بہر مین دو شخصون نے قرآن کا سودا کیا - وہ بہی استقاط کرانے کے لئے - مسلمانون کی الٹی چال پر رہ رہ کے افسوس آتا ہے جو کسی کا ملازم ہو - اور اس کی بیٹی کو اغوا کر لیجائے یا لے جانا چاہیئے یا برات آچکی ہو اور دلہن کو نکال لینے کا مرتکب ہو تو وہ چہٹا ہوا بدمعاش اور شہدا سمجہا جاتا ہے - مگر ہم مین سے وہ ہین جو ایسے لوگون کو ولی مانتے اون کی قبرون پر سے چڑہاتے (؟) اور اونہین مائی (مان) کے لقب سے یاد کرتے ہین - ع

ایک ہی رونا نہین جو خون رلوائے مجہے

گناہ موجب نجات | اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - ثم ننجی الذین اتقوا - نجات

کی شرط تقویٰ ہے - اور یہ بالکل سچی بات ہے - پر جو عنوان مین نے لکہا ہے یہ بہی میری تشریح کے مطابق انبیاء کی ذات کو مستثنےٰ کر کے غلط نہین - اگر گناہ نہ ہوتا - تو دعاؤن مین یہ سوز یہ تڑپ یہ گداز پیدا ہو ہی نہ سکتا - ہر ایک مومن اپنے نفس کی حالت پر غور کر کے کہہ سکتا ہے - کہ جب کوئی گناہ ہو جاتا ہے اور پہر اس پر نادم ہو کر انسان اپنے مولا کریم سے معافی مانگتا ہے - تو اس مین کیا لذت آتی ہے کیسی انابت حاصل ہوتی ہے - کیا تبتل تام ہوتا ہے -

دل من داند و من دانم داند دل من -

اگر گناہ نہ ہوتا - تو انسان متکبر ہو جاتا - تضرع وانکسار اس مین پیدا نہ ہوتا جو ایمان کی روح ہے نہ استغفار کی تحریک ہوتی - اس اعتبار سے کہا جاسکتا ہے - کہ گناہ بہی موجب نجات ہے -

مومن کون ہے | یون تو جس کلمہ گو سے ملو وہ کہنے کو تیار ہے - مین مومن ہون - مین تو

ہون - مگر دیکہنا یہ ہے - کہ خدا کی کتاب کس کو مومن ٹہراتی ہے - فرماتا ہے - انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم ایاتہ زادتہم ایماناً وّعلیٰ ربہم یتوکلون الذین یقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰہم ینفقون - یعنی زبانی جمع خرچ کرنیوالون کو مومن نہین کہا جائیگا جیسے گورنمنٹ انگلشیہ کے ملک مین ہو کر کوئی حضور ملک معظم کو تو مانے مگر نہ مالگذاری ادا کرے اور نہ قوانین حکومت کی پروا کرے نہ اس کے مقرر کردہ نائبون کی مانے تو اسے باغی کہا جائیگا - اور اس حیلہ سے معذور سمجہا جائیگا کہ مین ملک معظم کو مانتا ہون بلکہ اگر معمولی گوشمالی سے وہ سیدہا نہ ہو - تو آخر ملک بدر کیا جائیگا - اسی طرح کلمہ پڑہنے سے محمدی روحانی گورنمنٹ مین داخل تو ہو گئے لیکن اگر اس کے قوانین کی خلاف ورزی ہوگی تو ضرور بازپرس کیجائیگی - پہر اس کے خلفاء کی روحانی حکومت کا جُوا اپنے کندہون پر نہ لیگا تو بہی سرکش ہی سمجہا جائیگا اگر اسکی مخالفت کریگا تو پہر ہلاک ہوگا یا کم از کم اس روحانی مبارک کشور سے نکال دیا جائیگا -

---

منافق کون ہے | مسلمانون مین قرآن پڑہنے والون کی بہی کئی قسمین ہین ایک تو وہ حضرات ہین -

جنہون نے ایک پارہ یا ایک منزل روز پڑہنے کی قسم کہائی ہوتی ہے اور ان کا فخر اسی بات پر ہوتا ہے - کہ دیکہو ہم نے اتنی جلدی اتنا قرآن شریف پڑہ لیا ایک وہ جو کسی خاص دنیوی غرض سے پڑہتے ہین چنانچہ اس مطلب کے لئے خاص سورتین منتخب کر رکہی ہین ایک وہ بہی ہین جو عمر بہر مسلمان کہلاتے ہے مگر قرآن شریف اگر اٹہایا ہے تو قسم کے لئے رکہتا ہے تو نیچے سے سوئیٹی گذارنے کے لئے کہولا ہے تو فال دیکہنے کیلئے کسی کو دیا ہے تو استقاط کیلئے - ایک وہ جو قرآن مجید پڑہتے ہین اور پہر بامعنی پڑہتے ہین مگر جب کسی کافر یا منافق کا ذکر آیا ہے تو اس کا مصداق عرب کے رہنے والے مشرکین یا یہود و نصاریٰ کو سمجہ لیا - پہر ایک خدا کے وہ پاک بندے بہی ہین - جو ہر آیۃ کو پڑہتے ہوئے تدبر کرتے ہین اور سوچتے ہین کہ کہین مین ہی تو اس کا مصداق نہین - سورہ توبہ مین ایک آیۃ ہے - ولا یاتون الصلوٰۃ الا وہم کسالیٰ - ولا ینفقون الا وہم کارہون ۰ دوسری جگہ فرمایا - واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا - یعنی بعض لوگ ایسے بہی ہین جو اس بات کا علم رکہتے ہوئے کہ نماز کا وقت ہوگیا دیدہ و دانستہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احباب و اخوان احمدیہ کی خدمت میں

ایک عرض

(از حضرت حکیم الامت رضی اللہ عنہ)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں ایک رات اپنی عمر اور بہت بڑی عمر جو عمر امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری حد پر پہنچنے کو ہے سوچتے سوچتے بہت گھبرا گیا ۔ بعد المدت نتائج پر غور کرتا ہوا التحیات کے اسرار کیطرف [illegible] مثنوی کے ٹوٹنے والی کہانی کی طرف جا پہنچا ۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک طوطے نے اپنے تاجر کو کہا کہ ہندوستان کے طوطیوں کو میرا اسلام پہنچا دینا تو منشا یہ تھا کہ کس طرح [illegible] سے نجات ہووں ۔ تو ان طوطیوں [illegible] ایک قسم کی موت [illegible] اور پر نہ لا [illegible] ہے ۔

میں طوطیان [illegible] شہداء اللہ کی طرف جو جو [illegible] عرش سے متعلق میں انتقال کر گیا اور السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پر تدبر کرتے کرتے جوش سے [illegible] الہی کو تاجر بنایا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم بان لہم الجنۃ ۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال خرید لئے ہیں اور اس کے بدلہ میں ان کو جنت دینے کا وعدہ دیا پس اسی لئے ہر ایک مومن کو چاہیئے ۔ کہ وہ اپنی جان اور مال کو بجز رضامندی الٰہی کے خرچ نہ کیا کرے کیونکہ اس نے تو اپنی جان اور مال کو خدا کے ہاتھ بیچ دیا ہے ۔ اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنا نام مشتری تاجر کہا ہے ۔ اس سلسلہ میں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و برکات و سلام پڑھنے شروع کئے ۔ آخر اس شغل کے بعد مجھے خیال پیدا ہوا ۔ کہ میں اپنے اصحاب بناؤں کہ نسبح اللہ کثیرا و نذکرہ کثیرا ۔ اور ان کے لئے کوئی امتیازی نشان قائم کروں ۔ والحمد للہ کہ شرک و بدعت سے متنفر اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے والوں میں سچے اور پکے سنت جماعت فرقہ احمدیہ جو سنت متوارثہ پر عمل کرنے کی اور امام کے ماتحت ہو کر جماعت میں ۔ ان میں سے میں نے حسن ظن ۔ استقلال صحیح ومرنجان حالت والے دعاؤں کے قائل لوگوں کو بقدر اپنے فہم و تجربہ و معاملہ کے دوست بنایا اس میں چند اغراض تھے ۔ اول کم سے کم یہ میرے لئے میرے ایمان کے شہداء اللہ فی الارض ہوں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صحابہ جس کی نسبت اچھی گواہی دیں وہ جنتی ہوتا ہے اور جس کی نسبت بری گواہی دیں وہ ناری اور دوزخی ہوتا ہے ۔ میں شہداء اللہ فی الارض کی شہادت سے ان شاء اللہ [illegible]

دوم ۔ [illegible] باہم تعاونوا علی البر والتقوی کے مصداق بنجاویں اور [illegible]

سوم [illegible] فضل الٰہی ہوتے ہیں جو [illegible] برکات کو میں [illegible] ایک مجمع احباب بنایا ہے تاکہ باہمی دوستانہ تعلقات سے کوئی فیضان الٰہی خاص طور پر نازل ہو جس سے [illegible] اور میں خادم اسلام و مسلمین [illegible]

چہارم ۔ حدیث شریف میں آیا ہے ۔ کہ قیامت کے دن سبعۃ یظلہم اللہ یوم لا ظل الا ظلہ ۔ سات قسم کے لوگ ہونگے ۔ جو اللہ تعالےٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے منجملہ ان کے دو ایسے آدمی بھی ہوں گے ۔ جو اللہ ہی کے لئے محبت کا رشتہ باندھتے ہیں ۔ جب وہ ملتے ہیں ۔ تو اسی پر ملتے ہیں اور جب الگ ہوتے ہیں ۔ تو اسی محبت الٰہیہ پر الگ ہوتے ہیں میں نے چاہا کہ متحابا فی اللہ والے لوگوں میں شامل ہو کر ہم سایہ عرش عظیم کے نیچے آسودگی حاصل کریں عرش کا سایہ اس جہان اور اس جہان ۔ دنیا و آخرت ہر دو جگہ میں ظہور پا سکتا ہے ۔

پنجم ۔ کوئی تدبیر ایسی نکل آوے کہ عربی زبان باہم خصوصاً احمدیوں میں اور عام طور سے تمام مسلمانوں میں رائج ہو جاوے ۔ کیونکہ صرف یہی ذریعہ ہے جس سے تمام دنیا کے مسلمان خواہ وہ کسی ملک کے باشندے ہوں باہم سلسلہ اتحاد اور اتفاق کو ترقی دے سکتے ہیں ۔ دوسرے صرف عربی ہی پر فہم قرآنی اور احادیث رسول ربانی منحصر ہے اسپر کسی خاص صورت میں ملکہ پیدا ہو جاوے ۔ جس طرح جاپانی لوگوں نے سکۃ الحدید کے ذریعہ طی الارض کیا ہے اور وہ مانند لہ الا بقدر [illegible] سے صاف واضح ہوتا ہے ۔

ششم ۔ جہاں احباب احمدیہ میں باہمی رنج و کدورت ہو یہ احباب صلح کا موجب ہوں ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصلحوا ذات بینکم اور اصلحوا بین اخویکم والصلح خیر ۔

ہفتم ۔ ہر عسر و یسر میں باہمی مشوروں اور دعاؤں سے کام لیں ۔ مگر مسلمانوں کی کاہلی ہے کہ اب تک قادیان کے احباب نے بھی ان امور میں کسی قدر کسل سے کام لیا ہے اور دور والوں پر کیا شکائت ہو سکتی ہے جو اعتراض جمع ہوتے ہیں ان کے جوابات کی نقل جہاں جہاں بھیجی گئی تھی ان میں سے صرف سیالکوٹ اور پشاور نے ہی اپنے مفید مشورہ سے امداد دی ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ لاہور سے کوئی جواب نہیں آیا ۔

اس کے علاوہ میں نے دوسرے اہل الرائی کو خطوط لکھے ہیں ۔ کہ کس طرح عربی تعلیم اور ارشاد کیا سے وعظ کرنے اور تقریر و تحریر کرنے میں ترقی حاصل کر سکتے ہیں ۔ اسکندریہ اور مصر تک خط بھیجے ہیں کہ ایسے پاک مشوروں سے کوئی کام نکل آوے ۔ نیز کوشش کی جاوے کہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ جن میں تائید اسلام کی جاوے اور ان اعتراضوں کا جواب دیا جاوے ۔ جو جماعت پر غیر مذاہب کی طرف سے کئے جاتے ہیں اور جس سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض سے کسی قدر سبکدوش ہوں ۔ اور سوءظن کے آفات سے احباب کو آگاہ کیا جاوے اور یہ تحریک سردست الحکم ۔ بدر ۔ اور تشحیذ الاذہان میں شائع کی جاتی ہے ۔ احباب اور اخوان احمدی اپنے پاک مشوروں سے ہماری نصرت کے لئے کوشش کریں

ضروری گذارش

۱۔ ہر خریدار خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری لکھے ورنہ عدم تعمیل کی شکائت معاف ۔

۲۔ مضمون تمام ایڈیٹر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر [illegible]

[illegible]

اتمام البرہان مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پر ریویو

(از سید صادق حسین صاحب صادق مختار عدالت سکرٹری انجمن احمدیہ اٹاوہ)

گذشتہ اشاعت سے آگے

مہدی آخر الزمان

گذشتہ بحث میں ہم دکھلا چکے ہیں۔ کہ چودہویں صدی کا مجدد مسیح دوران و مہدی زمان ہوگا اور اوس کی خلافت منہاج نبوت پر ہوگی مگر اس بحث کی تکمیل کے لئے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں کوئی اور امام مہدی نہ ہونگے۔ ذیل کا مضمون خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہے۔ لفظ مہدی کے معنے ہیں ہدایت یافتہ۔ حدیث میں آیا ہے۔ علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اے لوگو تم پر میری سنّت کی پیروی اور جو میرے خلفاء مہدی اور راشد ہوں۔ اون کی سنت کی پیروی لازم ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے خلیفہ راشد پیدا ہونگے اور وہ سب کے سب مہدی ہونگے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ امت محمدیہ میں بہت سے مہدی پیدا ہونگے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مہدی سے مراد نیک اور صالح آدمی ہے۔ چنانچہ اس لفظ کے معنے بھی خود اس بات پر دلالت کرتے ہیں اور روایت مندرجہ ذیل بھی اسی امر کی موید ہے۔ ابو نعیم حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ کہ

قال لمحمد بن الحنفیة المهدی من یهدی ویصلح به الناس کما یقال الرجل الصالح اذا کان الرجل صالحاً قیل له المهدی۔

انہوں نے محمد بن حنفیہ کو کہا کہ مہدی وہ ہے جو ہدایت یافتہ ہو اور لوگوں کی اوس سے اصلاح ہوتی ہو جیسے کہ کسی نیک آدمی کی نسبت جبکہ وہ فی الحقیقت صالح ہو۔ مہدی کہا جاتا ہے۔

پس ایسے لوگ جو خدا کی نظر میں نیک اور صالح ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق مہدی ہیں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے بہت سے نیک اور صالح آدمیوں کا جن کے ہاتھ سے کوئی دینی خدمت خاص طور پر انجام پانے والی تھی۔ بطور پیشگوئی ذکر فرمایا ہے۔ مگر چونکہ ان صالح اور نیک آدمیوں کو بعض اوقات مہدی کے خطاب سے بھی یاد فرمایا ہے۔ اسلئے بعض لوگوں نے جو احادیث نبوی کا صحیح مطلب نہ سمجھنے کیوجہ سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اُمت محمدیہ میں صرف ایک مہدی اخیر زمانہ میں پیدا ہونے والا ہے اون تمام احادیث کو جنمیں مختلف مہدیوں اور اون کے مختلف واقعات کا ذکر ہے ایک مہدی اور ایک ہی زمانہ کے متعلق قرار دے کر دین اسلام میں عجیب گڑبڑ ڈال رکھی ہے۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہُوا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صفات کے لحاظ سے ایک ہی شخص کو کئی خطابوں سے یاد فرمایا ہے۔ مگر بعض لوگوں نے اون مختلف خطابوں کیوجہ سے پیشگوئی کا مصداق بجائے ایک شخص کے کئی شخصوں کو سمجھ لیا ہے۔ اس وجہ سے بھی مسلمانوں میں اختلاف رائے پیدا ہوگیا ہے۔

بہت سے راویوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے مفہوم کو روایت بالمعنی کے طور پر اپنے لفظوں میں ادا کیا ہے۔ اور اصل مفہوم کے ادا کرنے میں اون سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے احادیث میں بھی اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔

یہ بھی ہوا ہے کہ مسلمانوں کے بعض پولیٹیکل گروہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کو مدنظر رکھکر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے جھوٹی حدیثیں بھی بنائی ہیں۔

پس ان تمام خرابیوں کے موجود ہوتے ہوئے ایک سمجھدار آدمی کو چاہیئے۔ کہ تمام احادیث پر مجموعی نظر ڈال کر صحیح و موضوع و قوی و ضعیف میں تمیز کر کے ایک صحیح رائے قائم کرے۔

ابو داؤد اور مسلم میں ایک مہدی کا ذکر اس طرح پر آیا ہے۔

المهدی من عترتی من ولد فاطمة

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مہدی میری عزت یعنے فاطمہؓ کی اولاد سے ہوگا۔

اس حدیث کا مطلب بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ اخیر زمانہ یعنے مسیح موعود کے زمانہ میں ایک امام اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا اور مسیح موعود اوس کی ماتحتی میں کام کریں گے۔ مگر حدیث کے الفاظ سے یہ بات نہیں نکلتی۔ اس لئے اس حدیث کا مطلب صرف اوسی قدر سمجھنا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ فاطمہ کی اولاد سے بھی ایک عظیم الشان صالح آدمی پیدا ہوگا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی وسط کے زمانہ میں پوری بھی ہوگئی سیدنا عبد القادر جیلانی رح کا وجود باجود اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایک کے سوائے کوئی اور مہدی اولاد فاطمہ سے یا کسی اور قوم سے پیدا نہ ہوگا۔ چنانچہ حدیث مندرجہ ذیل ہمارے بیان کی تائید کرتی ہے۔

عن ابن عباس ان رسول الله صلے الله علیه وسلم قال له ...... ثم قال یا عم اما شعرت ان المهدی من ولدک

کنج الکرامہ صفحہ ۳۵۶

ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا .... پھر فرمایا۔ کہ اے چچا کیا تم نہیں جانتے۔ کہ مہدی تمہاری اولاد سے پیدا ہوگا۔

اب اگر پہلی حدیث کے یہ معنے لئے جاویں۔ کہ مہدی صرف اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا۔ تو یہ دوسری حدیث جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے چچا مہدی تیری اولاد سے ہوگا۔ موضوع حدیث قرار پاتی ہے۔ علاوہ برین حدیث "علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین کی صحت میں کچھ کلام نہیں۔

پس حدیث المهدی من عترتی من ولد فاطمة کے وہی معنے صحیح ہیں جو ہمنے بیان کئے۔ اور جو معنے ہم نے بیان کئے ہیں۔ اون کے لحاظ سے

یہ تینوں حدیثیں صحیح قرار پاتی ہیں اور تواتر کے لحاظ سے بھی ان کی صحت یقین کے درجہ کو پہونچ جاتی ہے۔

پھر جس طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلفائے راشدین اور مہدیین ہونے میں کسی سنی کو شک نہیں ہو سکتا پس سنی و شیعہ دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ مہدی ہونا صرف اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا میں منحصر نہیں۔

بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ آخر زمانہ میں مسیح موعود خود امام ہوں گے۔ ان کے زمانہ میں کسی اور شخص کا مہدی ہونا کسی متفق علیہ حدیث سے پایا نہیں جاتا۔ اخیر زمانہ کے مصلح و ہادی کیلئے جو اور مذاہب مثلاً عیسائی یہودی اور ہنود کی مذاہب میں جو پیشگوئیاں مشہور چلی آتی ہیں ان سے بھی اخیر زمانہ میں ایک ہی مصلح و ہادی کا آنا ثابت ہوتا ہے اسلئے یہ خیال کہ اخیر زمانہ میں مسیح موعود کے علاوہ ایک امام مہدی علیحدہ ہوں گے محض لغو و بیہودہ خیال ہے۔

مسیح موعود کے ہدایت یافتہ یعنے مہدی ہونے سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا۔ پس یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو گئی کہ مسیح موعود ہی مہدی آخر الزمان ہوں گے اب مسیح موعود کی نسبت جمہور اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ بنی فاطمہ سے نہ ہوں گے پس نتیجہ یہ نکلا کہ مہدی آخر الزمان بنی فاطمہ سے نہ ہوں گے۔

مسیح موعود کا امام مہدی ہونا ذیل کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔

طبرانی معجم کبیر میں اور بیہقی شعب الایمان میں مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یلبث الدجّال فیکم ماشاء الله ثم ینزل عیسے بن مریم مصدقا بمحمد صلے الله علیه وسلم علے ملتنا اماماً مهدیاً وحکما عدلا فیقتل الدجال

پس مسیح موعود کو امام مہدی مان لینے میں اب کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالے)

قوم کیلئے مژدہ

یہ خبر اطمینان سے پڑھی جاویگی کہ ترجمہ قرآن کیطرف جسکی ضرورت ایک عرصے سے محسوس ہو رہی ہے اور جس کیلئے ناچیز اکمل کئی دفعہ کئی رنگ میں اخبار میں اور پرائیویٹ طور سے کوشش کر چکا ہے اور کر رہا تھا۔ علامہ نور الدین نے غیر معمولی توجہ فرمائی ہے کیونکہ میرے آقا نے (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی مفصلہ ذیل خط آپ کیطرف لکھا ہے۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ آدمی زندگی کا اعتبار نہیں اور درحقیقت یہ ضرورت ہے اگر آپ سے انجام پذیر ہو تو بہت ثواب کا کام ہے بلکہ میرے نزدیک ایسی خدمت سے عمر بھی بڑہتی ہے جب حدیث کے خادموں کی طول عمر کی نسبت بہت کچھ ثابت ہوتا ہے تو پھر قرآن شریف کے خادم کے بارے میں قوی یقین ہے کہ خدا اس کی عمر میں برکت دیگا۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد

اس ترجمہ کا ایک پارہ نمونۃً شائع بھی ہو چکا ہے اس پر بعض لوگوں نے کچھ اعتراض بھی کئے تھے۔ مثلاً یہ کہ آپ نے وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا ط

پر حاشیہ نہیں دیا اس کے جواب میں علامہ موصوف نے کیا اچھا فرمایا کہ سارے قرآن مجید کی تفسیر تو خود اللہ تعالے نے نہ کی نہ روح الامین جبرئیل نے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حضرت ابوبکر صدیق نے۔ نہ حضرت عثمان نے نہ ائمہ اربعہ میں سے کسی نے نہ امام بخاری و مسلم نے نہ سید عبد القادر و خواجہ معین الدین چشتی نے۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ اگر یہ بزرگ تفسیر کر دیتے تو پھر تدبر کا دروازہ بند ہو جاتا پھر یہ نہایت تقوی کی بات ہے کہ جس تفسیر پر شرح صدر نہ ہو اسے پبلک پر ظاہر کر کے انہیں ابتلا میں نہ ڈالا جاوے۔ ایسا ہی بعض جگہ آپ نے ترجمہ کو ذو محمل رکھا ہے یہ بھی اسلئے کہ عربی زبان اپنی وسعت کے لحاظ سے ایک مراد کو معین کرنے کے خلاف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظم

یہ نظم میرے والد بزرگوار مولوی امام الدین صاحب فیض (مرحوم) نے کئی مہینے ہوئے مجھے دی تھی گرمیری غفلت سے چھپ نہ سکی۔

چو دور خسروی آغاز کردند — مسلمان را مسلمان باز کردند
شہ ما آمد از ابنائے فارس — بنام خسروش ممتاز کردند
سلیمانے است کز سلمانیان است — پئے اسلام سرافراز کردند
درخشان آفتابے ظل احمد — بہ انوار نبوت ساز کردند
چو سد پوشید اسلام حقیقی — بنور چہرہ اش ابراز کردند
چو باز آورد قرآن از ثریا — بایمان معرفت ہمراز کردند
خدا ناترس ترسایان بتثلیث — مسیحا را بحق انباز کردند
پئے کسر صلیب و قتل خنزیر — مسیح احمدی ممتاز کردند
مسیحے از یسوع ناصرت بہ — بکار ملت و اعجاز کردند
بحجت قتل دجال شقی کرد — مسیح ما چہ قدر انداز کردند
ملائک بہر تعریفش زباطن — بگوش عارفان آواز کردند
ندائے غیب چوں حسنش عیان کرد — بدیدارش دل و جان آز کردند
رخ پر نور او عشاق دیدہ — بہ پروانہ سوئیش پرواز کردند
بروحانیت اے روح قدسی — کمالات ہمہ احراز کردند
چو بارنگ و بوئے ہر گلے — بباغ اعزت اعزاز کردند
گلستان نبوت در وجودت — پس از ختم الرسل ایجاز کردند
منم آن بلبل گلزار فیضت — کہ در راز عشق بروے باز کردند
منم خواہان اسلامے کہ باشے — مسلمان را مسلمان باز کردند
بگلستان احمد بر لب جو — ثنا پروردہ سرو ناز کردند
مرا چوں قمرے کوکو نوازے — بمدحت گوئیت شہناز کردند
بخوان الحمد اکمل پیش مہدی — کہ پابوست چو پا افراز کردند

ایڈیٹوریل از خاکسار اکمل

ہم تجارت میں کیوں کامیاب نہیں ہوتے

ایک وہ زمانہ تہا جب دنیا کی تجارت کا ایک عظیم حصہ مسلمانوں کے قبضے میں تہا۔ چنانچہ انسٹیوٹ گزٹ میں اس کے متعلق ایک مضمون چہپا ہے۔ جسمیں عباسیوں کے زمانہ میں ممالک اسلامیہ کی تجارت کا نقشہ دکہایا گیا ہے وہ لکہتا ہے۔

"بغداد اور بصرہ اور ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے شہروں میں بہت سی تجارتی کوٹہیاں پائی جاتی تہیں دار الخلافہ میں جو تجارتی چیزیں مختلف ملکوں اور شہروں سے لائی جاتی ہیں۔ ان کی کسی قدر تفصیل حسب ذیل ہے۔

یاقوت اور ہیرے ہندوستان سے۔ موتی بحرین سے۔ عقیق اور ہاتہی دانت حبش سے۔ تیل اور عطر نیشاپور سے۔ کتان کے کپڑے تنیس سے ہلکے اونی کپڑے اور منقش ریشمی پردے فسا سے۔ فرش اور جانمازیں جہرم سے۔ نرم و گرم گدے رشت سے اعلیٰ درجہ کے گدے جو قرمزی رنگ کی اون سے بنائے جاتے ہیں کتھے آرمینیا سے۔ نرم و نازک کپڑے اصفہان سے۔ چمکدار کپڑے خراسان سے۔ عمدہ ریشم کے لچھے اور لکڑی کے برتن طبرستان سے اور نیشاپور سے۔ پوستین اور سمور روس سے۔ خاص قسم کے کپڑے بلخ سے۔ کاغذ اور نوشادر اور سمور اور سنجاب ماوراء النہر سے۔ مشک تبت سے۔ اونی جانمازیں اور پشمینے کے کپڑے بخارا سے۔ مصری ریشمی کپڑے تنیس اور دمیاط سے۔ مصری فرش اور پردے بہنسا سے۔ اعلیٰ درجہ کے طیلسانیں کرمان سے۔ کاغذ مصر سے۔ قیمتی منقش سندیل تونس سے۔ (ایک ایک سندیل کی قیمت دو دو ہزار درم تک ہوتی تہی) ریشمی نقاب اور برقعے جرجان اور سوس سے۔ چمکدار چادریں اور منقش کنگہے خراسان سے۔ جرابیں قزوین سے۔ مرزے ہمدان سے۔ شیشے اور مٹی کے برتن بصرہ سے۔ چٹائیاں عبادان سے۔ بورئے تستر سے۔ کمایا ہوا چمڑا حبش سے۔ مشک اور کافور اور عود چین سے۔

خشکی پر تاجروں کے قافلے اونٹوں پر لادکر لے جاتے تہے۔ اور سمندر میں تجارتی کشتیاں اور جہاز اس غرض کے لئے استعمال کئے جاتے تہے۔ مسلمانوں کے علاوہ اس زمانہ میں یہودی بہی تجارت میں بہت سرگرم تہے۔ اور وہ مختلف زبانوں سے واقف تہے۔ بحری تجارت میں سیراف کے باشندے بہت مشہور تہے۔ جو جواہرات ہاتہی دانت۔ آبنوس۔ فلفل۔ صندل۔ عود۔ عنبر۔ کافور اور ہر قسم کی خوشبودار چیزیں اور دوائیں ہندوستان۔ چین۔ سواحل افریقہ یمن اور بحر سند کے جزائر سے اول بصرہ میں لاتے تہے اور پہر بغداد پہونچاتے تہے" انتہیٰ کلامہ

یا اب یہ زمانہ ہے۔ کہ ایک مسلمان معمولی دوکان کو بہی فروغ نہیں دے سکتا۔ بہت کم ایسی دکانیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جو کامیابی کے ساتہہ چل رہی ہیں۔ مینے بہت غور کی ہے۔ کہ اس بات کا کیا سبب ہے۔ کہ مسلمانوں کی تجارت ایسی گری ہوئی حالت میں ہے۔ معمولی دوکانداری (جسے تجارت کہنا بہی ایک قسم کی غلطی ہے) میں زیادہ تر معمولی دوکانداری کو پیش نظر رکہہ کر گفتگو کرونگا۔ اس لئے نہیں چلتی۔ اول تو ہم میں استقلال نہیں۔ اور استقلال کامیابی کی روح ہے۔ بڑے شوق سے ایک دوکان کہول جاتی ہے۔ لیکن پندرہ سولہ دن بہی گذرنے نہیں پاتے۔ کہ ہمارا تاجر بہائی ہمت ہار بیٹہتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں تو کچہہ نفع نہیں۔ حالانکہ کم ازکم دوسال تو اپنا اعتبار و وقار قائم کرنے کے چاہئیں پہر دوسری بات یہ ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے پر اعتبار نہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ جسے دیکہہ کر رونا آتا ہے۔ مینے اکثر اصحاب کو دیکہا ہے کہ وہ اگر کوئی چیز لینا چاہیں گے۔ تو اپنے مسلمان بہائی کو چہوڑ کر ہندو دوکاندار سے لیں گے۔ اس میں میں کسی ایک فریق کو قصوروار نہیں ٹہراتا۔ بلکہ ایک طرف قدردانی کی ضرورت ہے۔ تو دوسری طرف چیز کو عمدہ و سپلائی کرنے کی۔ تیسری بات یہ ہے۔ جو میں خصوصیت سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے زیادہ نفع کی امید پر گران فروشی کی جاتی ہے۔ حالانکہ زیادہ نفع لینے کا یہ طریق نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ مال کو مناسب نفع کے ساتہہ سستا لگانا اور چیز کا عمدہ ہونا کامیابی کا راز ہے۔

چوتہی بات یہ ہے۔ کہ ہم میں تقلید کا مادہ بہت زیادہ ہے۔ اسی نامراد اندہا دہند تقلید نے ہمارے دین کا ستیاناس کیا اور پہر اسی نے ہمارے دنیادی حالات میں ہمیں خسارہ پہونچایا۔ دکان کہولتے وقت ضرورت اور اپنے مذاق طبع کو نہیں دیکہا جاتا۔ بلکہ اگر ہم دیکہتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے فلاں قسم کی تجارت شروع کی ہے۔ اور اس میں قدرے قلیل نفع حاصل کیا ہے۔ تو ہم بہی دہڑ دکان کہول دیتے ہیں۔ حالانکہ صورت حالات یہ ہے۔ کہ ابہی اس موقعہ و مقام پر ایک دکان کی گنجائش بہی مشکل ہوتی ہے۔ اسی طرح پر نہ صرف خود خسارہ میں رہتے ہیں بلکہ دوسرے کا بہی نقصان کرتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ پہلے دیکہے کہ آجکل کس چیز کی یہاں مانگ ہے۔ اور پہر یہ دیکہے۔ کہ آیا کوئی اور کارخانہ یا دکان تو نہیں۔ جو کافی طور سے ان ضرورتوں کو مہیا کر رہا ہے۔ پہر یہ سوچے۔ کہ آیا مجہہ میں یہ کام کرنے کی قابلیت ہے یا نہیں۔ جب تمام مرحلے طے ہو جاویں۔ تو پہر استخارہ کرکے اس کام کو استقلال کے ساتہہ بسم اللہ کرکے شروع کردے۔ اپنا اعتبار اپنی خوش معاملگی اور عمدہ مال کو ارزاں فروخت کرنے سے جمائے۔ ہر ایک مفید مشورہ پر عمل کرنے کے لئے طیار رہے۔ اور اپنے نقصوں کی اصلاح کرنا اپنا فرض خیال کرے۔

ایک مفید مشورہ

پیسہ اخبار میں سہارن پور کے نامہ نگار نے ایک مضمون لکہا ہے۔ جس میں مسلمانوں کو تجارت کی طرف توجہ دلائی ہے اور ان حضرات کو جو مسلمانوں کی حالت کے درست ہونے کا انحصار سود لینے پر کرتے ہیں۔ حساب دکہا کر نادم کیا ہے۔ کہ ہماری تجارت کا بہت سا حصہ فریق مخالف کے ہاتہوں میں ہے اس کی فکر نہیں اور ایک جائز ذریعے کو ہاتہ سے دینے کا کچہہ ملال نہیں اور ایک ناجائز ذریعہ آمد کو (جس کا انجام سوائے خسر الدنیا والآخرۃ کے کچہہ بہی نہیں) عملدرآمد میں لانے کے لئے یہ زور و شور۔ **اف لکم ولما تعلون**

مسلمانوں کے نقصان کا تخمینہ حسب ذیل ہے۔

پہلے تخمینہ سود میں مسلمانان ہند کے اعلےٰ طبقہ کی اول درجہ کی آمدنی کا اوسط ۶۰۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دیگئی ہے جس سے ۹۴ لاکہہ کی آمدنی ۲ ارب ۴۰ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اگر دوسرے درجہ کی آمدنی کا اوسط ۳۰۰ روپیہ ماہوار اور ۳۶۰۰ روپیہ سالانہ اور تیسرے درجہ کی ۱۲۵ روپیہ ماہوار یا ۱۵۰۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دی جائے اور دوسرے طبقہ کی فی کس ۵۰ روپیہ ماہوار سالانہ رکہی جائے۔

تو ۶۰۰×۳×۵۶ لاکھ = ۲ ارب ۱۷ کروڑ روپیہ سالانہ - ۱۵۰۰×
ایک کروڑ ۵ لاکھ = ۱۵۔ ارب ۷۵ کروڑ روپیہ - ۶۰۰×۲۲ کروڑ
۱۰ لاکھ = ۱۳۔ ارب ۲۰ کروڑ روپیہ۔ اور تیسرے طبقے کی
۱۰۰ روپیہ سالانہ فی کس کے حساب سے ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ کی
۲۔ ارب ۸۰ کروڑ ہوتی ہے۔ لہذا کل رقم آمدنی ۸۰۔ ارب
۱۷ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اس میں سے ۲۔ ارب ۱ کروڑ روپیہ بچت نکال دیا جاوے۔ تو باقی ۷۸۔ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہو جاتے ہیں۔ جو ہنود کی جیبوں میں بوجہ تجارت پیشہ ہونے کے جا پڑتی ہے۔ اور اس قدر مسلمانوں کا نقصان سمجھنا چاہیئے جو ہنود کی طرح ان سے پرہیز نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

اس ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ کے مقابلہ میں ۲۔ ارب ۱۰ کروڑ روپیہ کی رقم جس پر مسلمان مسلمانوں سے سود لے سکتے ہیں۔ کچھ حقیقت نہیں۔ چہ جائے کہ اس کا سود جو کلھم ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔ افسوس اس ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ کا افسوس کبھی لیڈران قوم نے نہیں کیا۔ نہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ بلکہ دوسروں کے کہنے اور سعی کی درخواست کرنے پر بھی شاید اس بارہ میں سعی کرنا منظور نہ کریں۔ ہنود کے لحاظ و ناراضی کے خوف سے جو بڑی قابل افسوس اور لائق شرم بات ہے۔

ان ۷۸۔ ارب ۱۶ کروڑ کے آگے ان چند کروڑ یا زیادہ سے زیادہ ایک ارب روپیہ کی بھی کچھ حیثیت نہیں جو جواز سود کے خواہشمند و ساعی لوگوں نے زیادہ سے زیادہ تعداد رقم مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلکر ہنود کی جیبوں میں سود کے ذریعہ جانے والی بتائی ہے۔ البتہ یہ ایک ارب کی رقم سود۔ اوس رقم سود سے زیادہ اور بہت زیادہ ہے جو مسلمان مسلمانوں سے لے سکتے ہیں۔ جسکی کل تعداد ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ ہے۔ اس لئے اسی نسبت سے لیڈران قوم کو بہ نسبت مسلمانوں سے سود لینے کی سعی کے مسلمانوں کو سود کا لین دین بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ مسلمانوں کا ایک ارب روپیہ جو سود کے ذریعہ ہنود کو ہر سال نظر کرنا پڑتا ہے۔ خود مسلمانوں کے پاس رہے۔

اس کوشش چھوڑکر خود مسلمانوں سے سود لینے کی سعی کرنا سخت غلطی اور سراسر نادانی ہے۔ اس حالت میں ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ چھوڑ کر ۹۳ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ مسلمانوں کو پھر بھی ہنود کی بھینٹ چڑھانا پڑیگا۔ جو بڑی مضرت کا سبب ہے۔ اصل سود کے عام رواج کی کوشش کرنا مسلمانوں کی کامل تباہی کا موجب ہے۔ اس کو مفید اور ترقی قومی قرار دینا بڑی غلطی ہے۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

سود کو چھوڑ کر چھوت کی سعی کرنی چاہیئے اور سرگرمی اور مستعدی۔ ثابت قدمی۔ ہمت اور کامل توجہ و احتیاط کے ساتھ متفقہ اور پوری کوشش کرنی چاہیئے تا کہ ... ... ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ مسلمانوں کا مسلمانوں کے پاس رہے۔ ہنود کے پاس نہ جانے پائے۔ غریب مسلمان اس سے اپنی کاربر آری کریں عسرت سے نکل کر ثروت حاصل کریں اور رفتہ رفتہ مسلمان بھی ہنود کی طرح آباد و خوش آباد و خوش حال ہو جائیں۔ اگر درد قوم اور خیر خواہی مسلمانوں کی ہے تو اس ضروری و مفید ترین کام کی سعی کرنی چاہیئے۔ ورنہ درد قوم کا نام نہ لینا چاہیئے۔ یہی بے احتیاطی و بد پرہیزی مسلمانان ہند کی قومی تباہی و ذلت کا باعث ہے۔ یہی تنزل و ادبار کا ذریعہ ہے۔ جس مفلس قوم سے ہر سال ۷۸۔ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ نکل جائے۔ وہ نادار و محتاج کیوں کر نہ ہو۔ جس قوم کے پاس اپنی کمائی کے علاوہ دوسری قوم کی کمائی کا ۷۸ ارب ۱۶ کروڑ روپیہ ہر سال آتا ہے۔ وہ کیوں نہ مالدار اور فارغ البال ہو

صنعتی تعلیم

اللہ اکبر وہ دن بھی تھے جب کسی نئی ایجاد کا تصور آتے ہی ساتھ ہی یہ خیال بھی آجانا ضرور تھا کہ یہ کسی مسلمان کی ذہانت کا نتیجہ ہوگا۔ یا اب یہ دن ہیں کہ ایک معمولی سی معمولی چیز کے لئے بھی ہمارے بھائی .. .... فریق ثانی کے دست نگر ہیں ہر چند کہ حمیت و غیرت کا یہ تقاضا نہیں ہونا چاہیئے کہ معمولی کھانے کی چیز اور ہم اس کے لینے کیلئے ایسی دکان پر جائیں۔ جو کتے کو تو اپنے پاس بٹھائے ہوئے ہو۔ اور مسلمان کو دو تین گز کے فاصلہ پر کھڑا ہونا پڑے۔ کیونکہ مس کرنے سے ان سب اشیاء کے بھرشٹ ہو جانے کا وہم ہے جسے اپنے گاڑھے خون کی کمائی دے کر خریدنے کے لئے وہاں اس ذلت کے ساتھ کھڑے ہونا پڑے نظر برین حالات میں دوسرے مسلمانوں کو چھوڑ کر صرف اپنی احمدی قوم کو اس بات کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ ہم بھی ایک قوم کہلائیں۔ اور قوم بھی متمدن۔ ہماری تمدنی ضرورتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ سب ہی دینی علوم کے معراج کمال تک پہونچیں۔ جیساکہ قرآن مجید میں ہے۔ نہ یہ کہ سب ضروری ہے یا مناسب ہے۔ کہ سارے ہی مدرسہ میں تعلیم پائیں۔ بلکہ چاہیئے کہ ہمارے نوجوان دنیا کے ہر شعبہ میں اپنے اپنے رحجان طبیعت کے موافق دخل دیں۔ اگر بعض پڑھتے ہیں۔ تو بعض تجارت کرنا سیکھیں۔ جس کے لئے میرے خیال میں باقاعدہ تعلیم پانے کی ضرورت ہے اور بعض کوئی صنعت کاری سیکھیں۔ تاکہ کم از کم قوم کی تمدنی ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔ اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ اس بات کی زور سے اپیل کی جائے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ساتھ ایک کلاس صنعت کے متعلق کھولی جائے۔ اور اس میں ہونہار نوجوانوں کو کام سکھایا جاوے۔ ایک مستری خانہ جو آج کل معمولی کام کر رہا ہے۔ ایک بنیاد ہے۔ ایسے سکول کی۔ پس اس کو ذرا وسیع پیمانہ میں کر دیا جائے۔ امید ہے۔ کہ ہماری گذارش قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی۔

نونیکیاں کونسی ہیں

اس کا جواب ایک چینی مصلح نے یہ دیا ہے۔

۱۔ مروت وقار کے ساتھ ملی ہوئی۔
۲۔ حلم استقلال کے ساتھ ملا ہوا
۳۔ ترقی ذہنی ادب کے ساتھ ملی ہوئی
۴۔ حکمرانی کی قابلیت تکریم کے ساتھ ملی ہوئی
۵۔ تربیت پذیری شجاعت کے ساتھ ملی ہوئی
۶۔ راستبازی شرافت کے ساتھ ملی ہوئی۔
۷۔ تن آسانی تمیز کے ساتھ ملی ہوئی۔
۸۔ طاقت صداقت کے ساتھ ملی ہوئی۔
۹۔ دلیری نیکوکاری کے ساتھ ملی ہوئی۔

انعام

متدرجہ ذیل شعر پر عمدہ جواب مضمون لکھنے والے صاحب علم کے لئے ایک بھائی نے ایک مفید اور نفیس کتاب انعام نقد بدین بھیجدیا ہے۔ ؎

دکھاتے ہوئے بوکل مینڈکنے زر سے
کہ سونے سے مسافر کو خطر ہے۔

جو طالب علم چاہے اپنا مضمون لکھکر ہمارے پاس بھیجدے بعد انتخاب انعام دیا جائیگا۔

توجہ کے ساتھ پڑھکر عمل کرنیوالی بات

اگر آپ کوئی مضمون بھیجیں یا کسی مضمون کی نسبت کچھ کہیں تو اس پتہ پر بھیجیں ایڈیٹر بدر قادیان

اور اگر اخبار جاری یا بند کرانے یا پرچہ نہ پہونچنے کی شکایت یا حساب چندہ کے متعلق کچھ ارشاد کرنا ہو تو یہ پتہ لکھیں۔ مینیجر بدر قادیان۔ ہرگز کسی خاص شخص کا نام نہ لکھا جائے اسی طرح ترسیل زر بنام پرنٹر و مینیجر چاہیئے۔ کیونکہ خاص شخص کا نام لکھنے سے تعمیل میں حرج ہوتا ہے۔ دیکھئے مکرمی مفتی محمد صادق صاحب ایک ضرورت سے وطن تشریف لے گئے ہوئے ہیں اسوقت جس قدر لفافے ان کے نام آئے ہیں ان کی تعمیل ان کے آنے پر موقوف ہے کیونکہ کسی کا خط کھولنا یا پڑھنا شرعاً و عرفاً منع ہے۔

رسید زر

بعض احباب نے شکایت کی ہے کہ ہمارے مرسلہ مبلغات کی رسید تا حال نہیں چھپی جواب میں عرض ہے کہ آہستہ آہستہ سب بھیجنے والوں کے نام شائع ہو جاویں گے۔ گھبرائیے نہیں۔

سونے والو! جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے

مرزا رحیم بیگ صاحب اہرم سلو سے اطلاع دیتے ہیں۔ آج ۱۰ - مارچ ۱۹۰۹ء قریباً ۱½ بجے رات کے شدید زلزلہ ہوا جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد کے تمام زلزلوں سے شدید تھا۔ نقصان کچھ نہیں ہوا۔ خداوند کریم کا فضل رہا۔ پھر قریباً ۳ بجے صبح کے دوبارہ زلزلہ ہوا۔ اور پھر ۶½ بجے کے قریب تیسری دفعہ زلزلہ ہوا۔ اس سے پہلے ہی تین دفعہ زلزلہ ہو چکا تھا۔ گویا ماہ مارچ میں ۱۰ تاریخ تک چھ دفعہ زلزلہ ہو چکا ہے۔

اور برادرم عاقل شاہ صاحب ترنگ زئی سے تحریر فرماتے ہیں۔ آج رات کو شب جمعہ ۱۲/۱۱ ماہ حال کو ایک سخت جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا۔ جو نہایت زور سے تھا مصدق لرحم کے ہے یہ سب ہماری شامت اعمال اور مسیح موعود کی صداقت۔

اور سول اینڈ ملٹری گزٹ میں مطور ہے۔ ۵۔ ۶ مارچ کی درمیانی شب کے نو سے ۵ بجے تک شمالی بلوچستان میں زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس ہوئے بازار کے بہت سے مکانات گر پڑے اور ریلوے عمارات کو بھی مزید صدمہ پہونچا جھٹکے درگی اور خوست میں بھی محسوس ہوئے۔

اور آریہ گزٹ میں مسطور ہے۔ ۲/۱۲ ماہ حال کو درگی اور خوست ملک بلوچستان میں زلزلے سے بڑا سخت بھونچال آیا کئی مکانات اور عالی شان عمارتیں گر کر مسمار ہو گئیں اور ریلوے اسٹیشن پر بھی بہت نقصان ہوا۔

(ربنا فلا تجعلنا فی القوم الظالمین)

جنگ اور جان و مال کا نقصان

نام جنگ	سنہ	نقصان جان
کریمیا	سنہ ۵۵-۱۸۵۴ء	۷۵۰۰۰
امریکہ کا سول وار	سنہ ۶۵-۱۸۶۱ء	۸۰۰۰۰۰
فرانس و جرمنی	سنہ ۷۱-۱۸۷۰ء	۲۲۵۰۰۰
آسٹریا، اٹلی اور پرشیا	سنہ ۱۸۶۶ء	۵۰۰۰۰
فرانس اور اٹلی		۴۰۰۰۰
مکسیکو۔ کوچین وغیرہ کے جنگوں میں		۷۰۰۰۰
بلگیریا اور آرمینیا کے کشت و خون سنہ ۱۸۷۶ء میں		۱۹۵۰۰۰

گویا کہ ایک ربع صدی کے جنگوں میں قریباً ۱۰ لاکھ آدمی یا بالفاظ دیگر شہر لندن کی نصف آبادی کے برابر بندگان خدا طعمہ جنگ اجل ہوئے۔

نام جنگ	اخراجات
جنگ کریمیا	۳۴ کروڑ پونڈ
فرانس و اٹلی	۶۰ کروڑ پونڈ
آسٹریا و پرشیا جنگ	۲ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ
امریکہ کا سول وار	۴۰ لاکھ پونڈ
" " شمالی	۴۹ کروڑ پونڈ
" " جنوبی	۴۶ کروڑ پونڈ
فرانس و جرمنی کا جنگ	۵۰ کروڑ پونڈ
مکسیکو وغیرہ کے جنگ	۴۱ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ
میزان	۴۱ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ

غارتگری کی وارداتیں بند کرنے اور حفظ و امن قائم رکھنے کے لئے اگر تدابیر ذیل عمل میں لائی جائیں تو کامیابی دست بستہ حاضر ہو جائے اور یاغستان بھر میں ایسا شاہانہ رعب چھا جائے کہ دشمن اپنے افعال ناشائستہ پر پشیمان ہوں اور فرار واقعی حلقہ بگوش ہو جاویں (۱) دادی بازار سے لیکر درہ خیبر تک پختہ فوجی سڑک بنا دی جائے (۲) درہ خیبر کے علاوہ تمام چھوٹی چھوٹی رہگذریں اور پاک ڈنڈیاں جہاں سے آدمی کا گذر ناممکن ہو۔ فوجی چوکیوں سے محفوظ کر دی جائیں (۳) پشاور میں فوجی پولیس بڑھائی جائے اور شہر کے چاروں طرف قریب قریب پہرا قائم کر کے تمام چھوٹے بڑے راستے جہاں سے شہر میں داخل ہونا ممکن ہو محفوظ اور سرحد پار والوں کیلئے بند کر دئے جاویں (۴) کوئی یاغستان کا رہنے والا خواہ کسی فرقہ سے ہو۔ انگریزی سرحد میں داخل نہ ہونے پائے (۵) داخلہ صرف پاس یا سارٹیفکیٹ کے ذریعہ سے ہو تو گذرنیوالے کو لازم ہے کہ انگریزی سرحد قدم رکھنے سے پیشتر افسر ضلع سے حاصل کرے اور افسر چوکی کے سامنے پیش کرے (۶) گورنمنٹ کے آفریدی دوست ملک اور پنشن خوار لوگ جو سرحد باہر کے رہنے والے ہیں وہ بھی پاس کے مستثنیٰ نہ کئے جاویں اور تمام ملازم اور تاجر اور کاروباری لوگ جنکو انگریزی سرحد میں داخل ہونے کی ضرورت ہو۔ پہلے اپنی نیک چلنی اور خوش معاشی کا ثبوت داخل کر کے پاس حاصل کریں (۷) پاس افسران ضلع سے صرف ان لوگوں کو عطا کئے جاویں جو اپنی ضرورت اور نیک چلنی کی شہادت یا ضمانت داخل کر سکیں اور داخلہ صرف روز روشن میں ہو۔ بعد از شام کوئی آنے جانے نہ پائے (۸) جو یاغستانی پشاور میں یا اس کے گرد و نواح میں مستقل سکونت رکھتے ہیں ان کی خاص نگرانی عمل میں لائی جائے کیونکہ یہ اور وہ سب ایک ہیں کیا تعجب ہے کہ وہی لوگ جو دن میں ہم کو شریف اور وضعدار معلوم ہوتے ہیں۔ رات کے وقت ڈاکوؤں کے مددگار۔ معاون مخبر یا خود ڈاکو بن جاتے ہوں جسکی تمیز مشکل سے ہو سکتی ہے (۹) اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے ڈپٹکلوز مقرر کئے جاویں جو سرحد والوں کی حرکات و سکنات کو ہمیشہ زیر نظر رکھیں۔ صرف یہی تدابیر ہیں جنکو عملی صورت دکھانے سے سرحدی پیچیدگیوں کا مسئلہ ہمیشہ کیلئے حل ہو سکتا ہے۔ (عالم)

میرا

میرے پاس اصلی میرا ہے جو مین نے پہاڑی علاقون سے بڑی محنت کے ساتھ مہیا کیا ہے۔ یہان بزرگان ملت نے اس میرے کو دیکھا اور خریدا بھی ہے اپنے بھائیون کو اطلاع کرتا ہون پانچ روپیہ فی تولہ کے حساب سے دون گا اگر کوئی ثابت کر دے کہ یہ میرا نہین۔ تو قیمت بھی واپس دیدونگا۔ راستی کے قدردان اسے خریدین۔

احمد نور۔ مہاجر کابلی قادیان ضلع گورداسپور

بدر مین اشتہارات

بدر اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے بہترین ذریعہ اشتہارات ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارتون کو فروغ دینے کے لئے اپنے اشتہارات اسباب تجارت کے متعلق صحیح اور بلا مبالغہ اشتہارات ارسال کرین جو واجبی اجرت پر شائع کئے جاسکین گے۔

تشحیذ الاذہان

یہ ایک قابل دید ماہوار رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی اڈیٹری مین چھپتا ہے۔ قیمت عہ سالانہ عوام سے اور طلبا سے ایک ہے

المشتہر
مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان

رسید زر

۱۱ جنوری ۱۹۰۸ء	نمبر ۱۲۰۱	محمد الدین صاحب		عامر
یکم فروری ۱۹۰۸ء	نمبر ۱۴۱۶	غلام احمد صاحب		عامر
۱۴ "	" ۲۴	غلام محی الدین صاحب		للعہ
۱۶ "	" ۱۵۰۱	پیر بخش صاحب انسپکٹر		للعہ
۱۸ "	" ۱۹۵۲	اللہ دتہ صاحب ولد کریم بخش صاحب		عالم

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے جس مین مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابون کے بھی بنا پر نیتیجائی دہ دراز کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ ید اللہ الذین اسوا منکم پر لطیف تفسیر لکھی ہے جسمین سے سن ظہور المسیح بھی نکالدیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم الملت مولانا مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

مینے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تزاوف کو ضبط نہین کرسکتا۔ اور ہمارے سلسلہ کی کتابون کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا گیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظہ کی الماری مین جمع کرنے کی ممکن نہین۔ بہت سے مضامین نئے بھی ہین۔ جو مولف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہین۔ میرے نزدیک ہمارے بھائیون کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے۔ کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ ہوکر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالےٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد ظہور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرماوے قاضی صاحب نے نہ صرف احمدی قوم کو اس بے نظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی آگے آنیوالی مرد آزما منزلون کے لئے کافی زاد جمع کرلیا ہے والسلام۔ خاکسار عبد الکریم

نوٹ۔ میرے مخدوم ومحسن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہین۔ عبد الکریم

دفتر بدر سے طلب کرو۔

درثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین مندرج ہین۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین طبع ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکین گی۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

طریقہ احمدیہ — مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ مین تمام احمدیہ عقائد ونماز و

روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے صرف ۲۵ جلدین باقی ہین۔ قیمت فی جلد ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور بہت سی بدایات کردین مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمت ۲ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کئے ہین۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر۔ غلامی اور عصمت انبیاء ۲ر

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہین۔ قیمت ۱ر

البرہان الصحیح فی تائید المسیح

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ۲ر مجلد

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۲ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۲ر

کامن احمدی — اللہ داد والے۔ قیمت ۲ر

آئینہ کشتری — طالب علمون کیلئے نہایت مفید۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی — غلام رسول والے۔ قیمت ۳ر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین کے اہتمام سے چھپا